دیباچہ

واضح ہو کہ یہ خیر خواہ خلائق بندہ محمد عبداللہ [illegible] متخلص [illegible] ساکن وطن [illegible]

جناب [illegible] شائقین [illegible] عجیب کی خدمت والا درجت میں التماس کرتا ہے کہ میں نے یہ ناٹک اپنی کمپنی [illegible]
[illegible] امپیریل تھیٹریکل کمپنی کے لیے حسب ایماء عالیجناب معلی القاب [illegible] مہاراج ادھیراج سری راجہ سوائی
[illegible] راجہ صاحب بہادر [illegible] سری سوائی مہاراج رانا نہال سنگھ لوکندر بہادر دلیر جنگ جی دیو کے سی ایم
سی ایس آئی - [illegible] دام اقبالہ و ملکہ والی ریاست دھولپور [illegible] مذکورہ بالا [illegible] جو میں بمقام شہر
[illegible] ترتیب دیا ہے اور اس کو [illegible] مرقع [illegible] کے نام سے موسوم
کیا ہے [illegible] ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۸ء میں بمقام شہر الہ آباد یہ ناٹک [illegible] کیا گیا اور سنہ ۱۸۸۸ء میں [illegible] مطبع [illegible]
چھپوایا گیا اب سنہ ۱۸۸۹ء میں پھر اسکو بمقام شہر [illegible] ترمیم کیا ہے اور اول طرح پر [illegible] کمپنی مذکورہ بالا کے
[illegible] کھیلنے کے لیے ترتیب دیا ہے

[illegible] لیا گیا ہے اور وہ [illegible] بعض مضامین [illegible]
[illegible] زبان فصیح اردو نظم کیا گیا ہے بعض چیزیں [illegible]
[illegible] جو ضروری ترمیم کے بعد اس میں داخل کی گئی ہیں -

اس [illegible] میں [illegible] پہنچ پائی ہے اگرچہ یہ ناٹک بظاہر کھیل تماشے
کی کتاب ہے لیکن حقیقتاً [illegible] جواب ہے - اس ناٹک میں ہر ایک چیز کی دھن تال کو فن موسیقی کے اعتبار
سے قائم کیا ہے اور کسی [illegible] کے واسطے [illegible] جو اکثر [illegible] دھن تال [illegible] بتائی ہے
اور اس کا [illegible] بتا دیا ہے کیونکہ کلام خاص [illegible] راگ یا راگنی کا استعمال ہوتا ہے [illegible] حالت [illegible]
کے موافق و مناسب حال ہوتا ہے [illegible] وقت ضرور ہے ورنہ [illegible] کا قصور ہے -

میں نے اس ناٹک میں [illegible] پردوں کے نمبر ترتیب [illegible] موقع ناٹک کہلائے جاتے ہیں
[illegible] قائم کر دیا ہے اور ان کا شمار [illegible] کی طرف سے کیا ہے ان کے قائم کر دینے سے یہ بڑی سہولت
ہو گئی کہ ناظرین تماشہ میں [illegible] نہیں ہوتا جیسے ضرورت ہے ترتیب ناٹک میں اس امر کا لحاظ واجبات
سے ہے کہ زیادہ ایکٹروں کی ضرورت نہ پیش آئے تھوڑے ہی ایکٹروں سے کھیل ہو جائے چنانچہ اس ناٹک میں
[illegible] اشخاص نقل گویا [illegible] آتے ہیں لیکن ضرورت کے وقت صرف آٹھ ایکٹر وہ سب پارٹ با وقت
انجام [illegible] نباہ سکتے ہیں -

میری یہ بھی عرض ہے کہ اگر کوئی صاحب اس کتاب میں کسی قسم کا سہو یا کچھ غلطی پائیں تو
براہ نوازش مؤلف کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح عمل میں آئے اور وہ نقص رفع ہو جائے -

بمقام شہر میرٹھ
مئی سنہ ۱۸۸۹ء

محمد عبداللہ مؤلف

قصۂ ناٹک

مظفر شاہ بادشاہ افغانستان جو ایک دختر مہر انگیز رکھتا تھا بیماری مین جب زندگی سے مایوس ہوا تو اوسکو پسر نہونے کا افسوس ہوا ایک دن فکر وارث مین اوسکو خواب آیا تو دو پریون نے ظاہر ہوکر یہ بتا دیا کہ جو شخص نقش سلیمانی لادے وہی تیری شاہی دختر پاوے شاہ نے بیدار ہوکر خواب کے موافق وزیرون کو وصیت کی اور دنیا سے رحلت کی مہر انگیز نے وفات پدری کا نہایت غم کیا اور وزیرون نے شاہ کی وصیت کا ڈھنڈورا پھروا دیا شداد حبشی ملازم قباد امیرزادہ کا اصفہان ہی مین ہوا اسکا اپنے آقا کے افلاس پر کہ وہ بد صحبت مین سب مال وزر کہو چکا تھا طعنہ زن ہوا اور اوسکی نوکری چھوڑ کر جستجوے نقش سلیمانی مین چلدیا۔ قباد نے دنیا کی بیوفائی سے بیزار ہوکر فقیری لی اور ایک گرو جوگی سے استدعا سے جوگ کی اگرو نے اوسکو جوگ دیکر حصول دولت کے دو افسون عطا کئے اور نیکی و بدی کے دو راستے بتا دیئے ، شداد نے قباد سے مکر پہری کو افسون سے لیا۔ اور جادوگرون کو ڈہونڈہنے لگا قباد نے نیکی کا افسون پسند کیا اور ایک جنگل مین خدا کی عبادت کرنے لگا - مہر انگیز یاسونگی تو دو پریون نے اوسکے خواب مین قباد کی صورت دکھا کر اوسکو زوجیت وسلطنت کا مستحق بتایا اور اوسکی قسمت مین نقش سلیمانی بتایا مہر انگیز نے [illegible] کو خواب سنایا اور جستجوے قباد کے لئے روانہ فرمایا شداد کے مکاری سے نقش سلیمانی کا طالب [illegible] شداد اسمال جوگی کے پاس بہیجا وزرا قباد کو مہر انگیز کے رو برو لائے تو مہر انگیز قباد پر عاشق ہوگئی اور اوسکو [illegible] کی اجازت دی اور وزیرون نے قباد کو شاہ بنانے مین [illegible] نقش سلیمانی [illegible] اس شرط پر کہ اگر کوئی نقش سلیمانی لادے تو ہم دونون کو شہر بدر کرکے وہ سلطنت پاوے [illegible] قباد [illegible] شداد نے اسمال جوگی سے نقش جادو پاکر اوسی کو دربار شاہی مین نقش سلیمانی بتایا اور جادو سے اہل دربار کو [illegible] بنا لیا اہل دربار نے شداد کے پاس نقش سلیمانی جان لیا اور بمعزولی قباد شداد کو تخت شاہی پر بٹھا دیا شداد نے قباد و مہر انگیز کے جسم سے لباس شاہی اوتروا لیا اور اونکو شہر بدر کردیا، پھر شداد نے دیو سے دنیا مین بہشت بنوا دینے کیلئے التجا کی دیو شداد [illegible] ایک انسان روزانہ [illegible] نذرانہ مقرر کر بہشت بنوادی اور تاکید کی کہ پہلے در بہشت پر ایک پاکدامن عورت کی قربانی کرنا [illegible] اندر قدم دہرنا شداد مہر انگیز کی جستجو مین نکلا اور یہ سوچا کہ اگر وہ مجھ سے ہمبستری قبول کرلیگی تو [illegible] ہوئی تو اوسکا خون بہوتون کو پلا کر بہشت کے اندر جاؤنگا ، قباد و مہر انگیز جو کہ جنگل مین [illegible] شہر کے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے مہر انگیز قباد کو ڈہونڈہتی پہرتی تہی کہ اتنے مین شداد آیا اور اوسنے مہر انگیز کو [illegible] کے لئے سنایا جب اوسنے نہ مانا تو اوسکو [illegible] پکڑ لیا اسی اثنا مین قباد مہر انگیز کو ڈہونڈہتا وہان آیا [illegible] مہر انگیز کو شداد سے چھڑایا شداد نے قباد کو بزور [illegible] کر دیا اور مہر انگیز سمجہی کہ وہ مر گیا پہر شداد مہر انگیز کو [illegible] لیگیا اور وہان قید کردیا قباد نے ہوش مین آکر غم فراق مہر انگیز سے خودکشی کے لئے خنجر اوٹھایا ایک فرشتہ [illegible] آیا، پہر فرشتے نے قباد کو نقش سلیمانی عطا فرمایا اور مہر انگیز کو قید مین بتایا قباد مہر انگیز کی رہائی کے لئے چلا ادہر شداد مہر انگیز کے بند کرنیکو [illegible] سے جو وہ باہر کرنے [illegible] جوگی نے [illegible] اور [illegible] شداد کا خون پی لیا اسی اثنا مین قباد نے وہان داخل ہوکر آئین شاہی کو نقش سلیمانی دکہایا [illegible] اوسکی ہیبت سے شداد کی بہشت کو دم زدن مین نابود کیا [illegible] ایک باغ [illegible] فضا مین تخت شاہی بچہا ہوا نظر آیا [illegible] اپنی مقصوری بتا کر قباد کو مع مہر انگیز تخت شاہی پر بٹہایا قباد و مہر انگیز نے ایک دوسرے کو گلے سے لگایا اور اپنا اپنا حال سنایا ، اس طرح نیکون کا نیک و بدون کا بد انجام ہوا اور یہ قصہ تمام ہوا۔

اصطلاحات ناٹک

یعنی
چند الفاظ انگریزی کے معنی جو اس کتاب میں مستعمل ہیں

ایکٹ	ناٹک کا ایک باب
سین	ایک ایکٹ کا وہ حصہ جسکے واقعات مندرجہ ایک وقت اور ایک مقام پر ظہور میں آئیں
ایکٹر	تماشہ کرنے والا
اسٹیج	تماشہ کرنے کا مقام
انٹر	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج میں داخل ہونا
ایگزٹ	کسی خاص ایکٹر کا اسٹیج میں سے چلا جانا
ڈراپ سین	وہ پردہ جو ہر ایکٹ کے اختتام پر گرتا ہے ۔

تحفۂ ناٹک

پارٹ

مظفر شاہ ... انس مذکر ... بادشاہ افغانستان	مشل ... انس مذکر ... ایرانی مفلس
وزیر اعظم ... ایضاً ... وزیر مظفر شاہ	شبان ... ایضاً ... گجراتی مفلس
درباری ... " ... اہل دربار مظفر شاہ	مرہٹا ... " ... ایک مفلس
کوتوال ... " ... کوتوال حسن آباد	غیبی آواز ... " ... آواز دہقانی
قباد ... " ... امیرزادۂ اصفہان	مہرانگیز ... انس مونث ... دختر مظفر شاہ
شداد ... " ... قباد کا حبشی نوکر	سلیمان ... ایضاً ... مہرانگیز کی خواصین
چوبدار ... " ... ملازم مظفر شاہ	گونگی جھٹن ... " ... شداد کی عورت
دربان ... " ... ملازم شاہی	رامشگر ... " ... ایک رقاصہ
منادی ... " ... ڈھنڈورا پھیرنے والا	شاہ جن ... جن وغیرہ مذکر ... ہاتف غیب
گرو جی ... " ... جوگیوں کا گرو	اسمال جوگی ... ایضاً ... جوگیوں کا سردار
چیلے ... " ... جوگی ...	دیو بہوت ... ایضاً ... ملازمان اسمال جوگی
پہلا مالی ... " ... باغبان	آسمان پری ... جن وغیرہ مونث ... پریوں کی سردار
دوسرا مالی ... " ... ایضاً	پریاں ... ایضاً ... خواب دکھانے والی
تیسرا مالی ... " ... "	ککلیا دیبی ... " ... اسمال جوگی کی چیری
قیدی ... " ... شداد کا قیدی	ٹونا چماری ... " ... ایضاً
فقیر ... " ... مسلمان مفلس	درباری — چوبدار — سپاہی وغیرہ

مقامات

شہر حسن آباد — شہر اصفہان — ملک افغانستان

مرقع مہر انگیز و قباد

معروف بہ

نقش سلیمانی و بہشت شداد

پہلا ایکٹ - پہلا سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۲)

(مہر انگیز شاہزادی کا اپنی سہیلیوں کے ساتھ آنا۔ حمد خدا گانا۔)

ہولی - دھن پنچ کا لنگڑا - تال چاچر

طرز "ستم گر وہ بانی - جو میرے صاحب کا جانی۔"

مہر انگیز

ادا حمد کب ہو زبان سے — سخن جو افزوں بیان سے — ادا
جن و بشر حور و غلمان فرشتے — پیدا کیے ہیں خدا نے — ادا
انسان کو ہر سب میں افضل بنا کر — رکھا ہے جو امن و امان سے — ادا

وحش و طیور اور مور و ملخ کو — جو بحر و بر میں ہیں دیکھو
ان سب کا خالق خدا ہی کو جانو — ہی پاک وہ تو جہان سے — ادا
شاہ و گدا اور مسکین و تونگر — مہر و مہ سیارے اختر
اٹھارہ ہزار عالم اکرم کے اندر — لا یا عیان میں نہان ہے — ادا
گلزار و صحرا جنت جہنم — موجود جو شی ہے یا گم — ادا
سب خیر و شر جانو مخلوق حق کو تم — شیطان لایا کہاں سے — ادا
قیامت بھی حق جنت بھی ہے یا اللہ تم سمجھئے — جو تو چاہے
سنت کش غیر یاریب سمجھئے — قرآن حافظ ہے جان ہو — ادا

ٹھمری - دھن زلہ کلیان - تال کہروا

طرز ۔ " صدقے میں لیکے بلائیں ہم " ۔

سہیلیان

ہو جائیں ہم تجھ واری " — تو ہے ملکہ ہماری — ہو جائیں
تیغ کی صورت ہیں تری ابرو — مژگان ہیں جیسے کٹاری — تم سے
لال ہیں لب اور گال گلابی — دانتوں میں ہے آبداری — تو سے
ہے یہ دعا تا حشر سبھی — رہے سلامت پیاری — تو سے

(وزیر اعظم کا پریشان حال آنا ۔)

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز ۔ " باپ کا بھی خدا بو چھو ہے نام نہیں " ۔

وزیر اعظم

ہاے افسوس ہے کیا بڑی ناچاری ہے — بڑھ گئی حد سے فزون شاہ کی بیماری ہے
حالت نزع میں ہے والی ہمارا افسوس — ہر اک شب ایک دم کو دق کی بیماری ہے
جلد چلئے کہ بلایا ہے وہ شہ نے — باقی اک شب تو ذرا شاہ میں ہشیاری ہے
بحر ہستی میں حباب آسا فنا ہے سب کو — ذات خالق کے سوا سب کی یہان خواری ہے

نوحہ مستم او - دھن بھیروین - تال دادرا

طرز "اگھر ہو گیا جنگل کی طرف لانے کو تو زر"

مہرانگیز

اس وقت جفر کیسی وزیر آہ پیدا یا — رنجور بنایا
اٹھ جائیگا کیا سر سے وہ شہ باپ کا سایا — غم دل پہ چھایا — اسوقت
ہو جائیگا یہ عیش کا گھر غم خانہ ماتم — سنّاٹا ہو گیا دم
کیا دل میں غضب چرخ ستمگر کے سمایا — جو مجھکو ستایا — اسوقت
میں راضی بہر حال ہوں خالق کی رضا پہ — کیا زور قضا پہ
دیکھوں گی غم و شادی سبھی جو قسمت کو بھایا — اسے مجھکو دکھایا — اسوقت

(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ - دوسرا سین

خوابگاہ - پردہ نمبر (۸)

(مظفر شاہ کا عالم تنہائی میں کروٹیں بدلنا اور پھر گوشہ میں بیٹھ ہو سکے
غم اور الم کی زبان پر لانا)

غزل - دھن پیلو - تال قوالی

طرز "لگتی جیاں کا کسن سنتے جو ... نظر ہو کہاں"

مظفر شاہ

شمس و پیچ زیست کی بیدا سے چکا غذا یا سے — کروار شہ بہ بخت ہو ، ہے چھ جہاں جا با سے

شہنشاہی بہت کی مین نے اس دنیائے فانی مین — مگر افسوس پیغام اجل اب مجکو آیا ہے
نہین مرنیکا مطلق غم رہو نگا زندہ مین کب تک — جوانی چل بسی اب سن ضعیفی نے دکھایا ہے
مگر سوچون کسے شاہی نہین رکھتا پسر کوئی — دل محزون پر ابر غم درم آخر یہ چھایا ہے
عطا کی ہے مجھے خالق نے بس اک صالحہ دختر — پر اس سے ہوگی کب شاہی یہ اندیشہ سمایا ہے

ابیات - تحت اللفظ

منظفر شاہ

افسوس ہے کہ جھاڑ ہو اور اُسپہ ہو نہ پھل — ایسا درخت اُگتے ہی بہتر ہے جائے جل
افسوس ہے کہ جھاڑ ہو اور اُسپہ ہو نہ پھول — ایسا شجر ہو سبز بھی تو اُسپہ خاک دھول
افسوس ہے کہ دولت و حشمت ہے بیشمار — پر مجکو رنج لاولدی سے نہین قرار
یارب یہ مجھ ضعیف کی جان پر ہے کیا ستم — فرزند کے نہونے سے گھٹتا ہے میرا دم

(منظفر شاہ کا فرط غم سے بیہوش ہو جانا جھاڑ مین سے
دو پریون کا نمودار ہو کر خواب دکھانا۔)

ٹھمری - دھن کافی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " سہاسیان کر سے چترائی رے "

پہلی پری

شاہنشاہا آنا تو اب رنج نہ اٹھاوے — تم کہا دے دکھ پاوے ناحق کیون جیکو جلاوے
پاوے گا لاریب اپنی مراد تو — وارث تخت و تاج کا گھر بیٹھے بیٹھے آوے
پاوے دہی اثر ہی شاہی و دختر — نقش سلیمانی جو کوئی لا دے

(دونون پریون کا غائب ہو جانا منظفر شاہ کا ہوش مین آنا۔)

بیت - تحت اللفظ

منظفر شاہ

الہی یہ کیا مین نے دیکھا ہے خواب — ارے دوڑو اے اہلکارو شتاب

(وزرا و امرا و اہلکار و کوتوال دوڑتے آنا۔)

غزل - دھن کلیان - تال دادرا

طرز - "ساقیا جام مین دے بادۂ احمری مجھے"

وزیر اعظم

فکر و اندیشہ سے کیا ہے شہ ذیشان کے لئے — کرنا منظور ہو جو بندون کو فرمان کے لئے

مضطرب آپ ہین کس واسطے فرمایئے تو — کون سے غم نے کیا آپ کو حیران کے لئے

کس لئے بند ہین آنکھیں نہیں کچھ دیتے جواب — حال کہئے آپ کا اتنا ہو پریشان کے لئے

(مظفر شاہ کا وزیرون کو وصیت کرنا)

غزل - دھن زلہ کافی - تال ندارد

طرز - "ترا سے خفا ہے ... مجھے مری لیلی"

مظفر شاہ

آج کہنا ہے عزیزو تم سے اب نصیحت ہماری ہے — کہ پورے ہو چکے دن زیست کے مرنے کی باری ہے

مگر یہ یاد رکھو لاوے جو نقش سلیمانی — وہ تخت اسکو دینا سلطنت اسکی ہی ساری ہے

اسی سے کرنا مہرانگیز میری بیٹی کی شادی — مرے تو نسل کے گلزار مین گل وہ پیاری ہے

(مہرانگیز کا مظفر شاہ کے پاس آنا -)

خدا سے صبر میرے بعد تجکو اے مری بیٹی — ترے والد کی تو اسپ اجل پر اب سواری ہے

(مظفر شاہ کا بجو دیھانا - مہرانگیز کا واویلا مچانا)

ٹھمری - دھن دیس - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "اے انر ہیرا اغار ے"

مہرانگیز

ڈالا پدر نے مجھے مار

آنکھیں کرلین بند جو تم نے — اجڑا ہے یہ دیار ہے ڈالا

نیند نہیں تو آئی ہے بھاری — مین کرتی ہون گریہ وزاری

کھولو تو آنکھیں تمہر واری — دیکھو ادھر اک بار ہے ڈالا

لاوارث رہجاؤنگی میں تو — ملک عدم کو سدھارے تم جو

سلطنت سے کیا پھر جینے کا مجھکو — تم جو ہو سردار۔ —— ڈالا

میرے پیارے نیند سے کیسی — سنتے نہیں جو بولتے کچھ بھی

سو ہی آنکھیں رونے کو میری — ہو تو ذرا ہشیار۔ —— ڈالا

(سلطان شاہ کا مرنا مہرانگیز کا غم کرنا۔)

نوحہ - دھن بھیرویں تال دادرا

ٹیپ۔ "کیوں چھوڑ کے تنہا مجھے دنیا سے سدھارے۔"

مہرانگیز

صد حیف یہ غم کیا مجھے خالق نے دکھایا — سچ سچ مرے بابا

ماں پہلے مری مرتے ہی اب مجھکو چھڑایا — سچ سچ مرے بابا۔ — صد حیف

بخشا تھا نہ خالق نے مجھے کوئی برادر — اور مر گئی مادر

سر پر نہ مرے آپکا بھی اب رہا سایا — سچ سچ مرے بابا۔ — صد حیف

بدبخت ہوں ایسی کہ کوئی بھائی نہ پایا — ماں باپ کو کھایا۔

کیوں وقت ولادت نہ گلا ماں نے دبایا — سچ سچ میرے بابا۔ — صد حیف

پہلا ایکٹ تیسرا سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(شاہی منادی کا ڈھنڈھورا پھراتے آنا اور عامۂ خلایق کا جمع ہو جانا۔)

مثنوی - دھن زلہ - تال چاچر

طرز - "ارے لال دیوا اس طرف چلا آ -"

منادی

ڈھنڈورا سنو گوشِ دل سے ذرا — یہاں کا تھا جو شاہ وہ مر گیا

مگر یہ وصیت ہے اس شاہ کی — جو نقشِ سلیمانی لاوے کوئی

مرا تاج اور تخت دینا اسے — وہی میری دختر سے شادی کرے

جو نقشِ سلیمانی سے آئے گا — یہ تختِ شہنشاہی وہ پائے گا

یہی ہے ڈھنڈورا یہی اشتہار — وصیت جو تھی شاہ کی وہی پکار

(سب کا جانا قباد کا شاکیٔ فلک آنا -)

غزلیات - دھن بہاگ - تال دادرا

طرز - "افسوس کس سے شکوہ کروں ہے جو رنج و غم -"

قباد

میں کب تلک اے فلک سہوں تیرے ستم بھلا — کیسے رہوں فقیری میں ثابت قدم بھلا

میں تھا امیرزادہ پر اب ہوگیا فقیر — اس غم سے لب پہ آئے نہ کیوں سرد دم بھلا

محتاج ایک نان کا تو نے کیا مجھے — کیونکر یہ دور ہو مرے دل سے الم بھلا

جب زر تھا میرے پاس تو لاکھوں تھے غمگسار — اس مفلسی میں اب ہو کسی کو غم بھلا

نوکر ہے ایک حبشی سو وہ بھی یہ کہتا ہے — کیوں نوکری کروں میں تری بے درم بھلا

(قباد کا سر راہ بیٹھکر اپنے حال زار پر آنسو بہانا
شداد کا نقشِ سلیمانی کی جستجو میں آنا -)

شداد

کیوں نوکری قباد کی چھوڑیں نہ ہم بھلا — کاہے کو اسکے ساتھ سہیں اب الم بھلا

محتاج پیسے پیسے کو وہ ہو رہے ہیں آجکل — دیگا ہمیں کہاں سے طلب میں درم بھلا

ہم لائیں ابھی نقشِ سلیمانی ڈھونڈھکر — پھر کیا [illegible] تماشا [illegible] بھلا

(قباد کو نہ بہچانکر فقیر جانکر)

ہوتا سوال سے فقیر تو کیون بیٹھا راہ پر   کیا مکڑے آج بہیک مین پاسے ہین کم بہلا

دوغزلہ - دہن بہاگ تال دادرا

طرز - "صد حیف ان دنون مین بہت پر ملال ہون -"

قباد

صد حیف مین قباد بہت پر ملال ہون   نادانی سے فنا سے ہوئے گنج و مال ہون

شداد

باشندہ گو حبش کا ہون پہ خوش کمال ہون   شداد میرا نام ہے فرخندہ فال ہون

قباد

قانع ہون بردبار ہون احقر ہون دلفگار   مجموع قاف باے الف اور دال ہون

شداد

شیطان و دیو واہرمن و دیبی رام ہین   مجموع شین اول الف اور دال ہون

قباد

گردش سے آسمان کی ہوا ہے یہ میرا حال   تھا بدر مین کبھی مگر اب تو ہلال ہون

شداد

مریخ ہون عتاب مین گرمی مین آفتاب   رنگت مین مین اگرچہ زحل کی مثال ہون

قباد

باغ جہان مین پہول کی مانند تھا کبھی   گو آج مثل سبزے کے مین پائمال ہون

شداد

لالہ کی طرح سرخ رہا رنج مرا مدام   گو آج مثل داغ ہون یا کالی ڈہال ہون

قباد

بدقسمتی نے میری دکھایا مجھے یہ دن   جو طیش مین ترے بے قیل و قال ہون

قسمت بری ہماری ہو پہ میں ہون خوش نصیب — تم بہ گہر ہو اور میں لالون کا لال ہون

قباد

نوکر تو میرا ہو کے یہ کیا مجھے بکتا ہے — آقا ہون تیرا گو کہ پراگندہ حال ہون

ٹھمری - وہن زلہ — تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ما لنگوان موہا کر سے نکس گہر سے — ما

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجھکو اب ست جانو تم

قباد - ہوا ہو فاقہ تو کیسا،

شداد - مجھکو تو چاہیے پیسا۔ — اے صاحب

قباد - پیسا کہان سے لاؤن اب

شداد - تو مین یہان سے جاؤن اب - مجکو آپ و بیجے رہنا

قباد - نہین ہاتھ مین اب کوڑی،

شداد - بازار کو کیون دوڑی،

قباد - ست چھوڑو میری خدمتگاری کہنا مانو تم

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجکو اب ست جانو تم

قباد - ترا مین ہون قدیمی آقا،

شداد - مین کر سکتا نہین فاقا۔ — اے صاحب

قباد - تجکو ملی نہین کب روٹی،

شداد - کہانا اُسے کیا بن بوٹی، - کپڑے بھی ہین تن کے پہٹے،

قباد - کیا کپڑے نہین کل پاسے،

شداد - ہان پاسے مگر نہ وہ بہاسے،

قباد - جتنی چادر اُتنا ہی پاؤون کو تانو تم

شداد - اے صاحب نوکر اپنا مجکو اب ست جانو تم

قباد - ترا ہوگا کہان کو جانا،

شداد ۔ ہے جہان پیٹ بھر کہانا ۔ اے صاحب
قباد ۔ ہم ہین غریب بیچارے اب،
شداد ۔ پہوٹے نصیب تمہارے اب،
قباد ۔ کہو یا ہین نے سب مال و زر، کب جاگیگا بخت اپنا،
شداد ۔ اب ہو گیا وہ تو سپنا،
قباد ۔ پہر مکن ہے سب فضل حق سے جی ہین ٹہانو تم ۔
شداد ۔ اے صاحب نوکر اپنا مجکو اب سے جانو تم

دو غزلہ ۔ دہن کلیان بہوپالی تال قوالی

طرز ،، کرون مین بیہودہ کیا حال دل سے بیان اپنا ۔ ،،

قباد

الٰہی کیا کرون کس سے کہون راز نہان اپنا ۔ نہ مونس ہے نہ ہمدم ہے نہ کوئی مہربان اپنا

شداد

الٰہی اب یہ بیچارہ شکم دوزخ کسان اپنا ۔ نہین سردار کوئی بہی جہان مین قدردان اپنا

قباد

لٹادی آہ نادانی سے مین نے اپنی سب دولت ۔ جوانی مین نہ سوچا کچھ ذرا سود و زیان اپنا

شداد

اڑا دی تمنے میخواری و عیاشی مین سب دولت ۔ لگا بیٹھے ہوئے کے دانون چہ حسرت مکان اپنا

قباد

خدایا شان تیری جسکو پالا تہا لڑکپن سے ۔ وہی سب پیر اب ہے ناصح و پیر مغان اپنا

شداد

سمجھے جو دانا یا نادان کہلاوے پیٹ بہر کہانا ۔ وہی سردار اپنا ہے وہی ہے حکمران اپنا

چہ ۔ دہن پہچ کالنگڑا ۔ تال چاچر

طرز ،، یہ غضب کیا ہوا یا الٰہی ۔ ،،

قباد

تنگ مجھپر ہوا کیا زمانہ — غیر و یگانہ سے ہے ہر یگانہ
مین کھلاتا تھا لاکھون کو کھانا — اب میسر نہین مجھکو دانہ ۔۔ تنگ
کس کو مین شکل اپنی دکھاؤن — جی مین ہے بستی اب چھوڑ جاؤن
جا کے کوئی بیابان بساؤن — تیرا ہی جا ہے وان تو بھی جانا ۔ تنگ

(قباد کا جانے کے لئے قدم اوٹھانا
شداد کا دامن پکڑ کر بٹھانا ۔)

لاونی ۔ دھن زلہ برہمن ۔ تال قوالی

طرز ۔۔ ،، کیا پنجہ باز مقدر نے مجھے مارا ۔ ،،

شداد

یہ ڈھنڈورا شہ کے وزیر نے پھروایا ہے
اس ملک کے شہ کو موت نے آکے دبایا
پھر کہدیت سب کو موارد دانا — کہ نقش سلیمان قبضے مین جس کے پانا
اسکو ہے پہنانا تاج مرا شاہانہ — شوہر پری دختر کا بھی اسی کو بنانا
ہو جاؤ نگاشہ وہ نقش جو جس نے پایا
اس ملک کے شہ کو موت نے آکے دبایا

ٹھمری ۔ دھن زلہ تال چاچر

طرز ۔۔ ،، جان آجان جان اسے جان جان ۔۔ ،،

قباد

بول تو اسے گدا بھول تو اسے گدا — ملسکتی ہے مجھکو شاہی بھلا ۔ بول تو
نقش سلیمان پاوے تو ہو شاہ — پھر ہاتھ وہ کسطرح آئیگا ۔ ملسکتی
جنگل بیابان مین جا کے اٹھو — گر بادشاہی تو اسے ہو فنا ۔ ملسکتی ۔ (ایگزٹ)

انگریزی وزن ۔ دھن کلیات بھوپالی تال قوالی

طرز۔ "لٹ پٹ سے ہیں جنگ میں جاتے اتو بہادر لنگن خان۔"

شداد

کرتا ہوں اب نقش سلیمانی کے لانے کا سامان،
جس سے پاکر ملک وخزانہ ہو جاؤں یہاں کا سلطان — کرتا ہوں
پورب پچھم اُتر دکھن بابت نہرت اگنی اسیان،
چاروں جانب گوشے ڈھونڈوں نقش وہ بادل جان — کرتا ہوں
کابل جاؤں جو کوئی پوچھے کہوں میں اس سے خو یاران،
ایران دیدہ توران دیدہ دیکھی ہم افغانستان۔ — کرتا ہوں
عرب میں جاؤں حال سناؤں کہوں میں یا اہل الایمان،
انا بالسر گم من اہل الشقی شلست فی الجنت غلمان۔ — کرتا ہوں
انگریزی میں بات کروں میں جب دم پہونچوں انگلستان
مائی یار، دی گیو می ہیر نکلس سلیمان آئی گو ہن۔ — کرتا ہوں
پھر وہ واسے جگہ پا کر دیکھہ کہیں آؤ جہان،
شہر سے گاؤں کہیں رسوائی جیو وآں کروا شان۔ — کرتا ہوں
ارمن جرمن انگلینڈ روس چین فرنچ اٹلی ترکستان
کلکتہ مدراس بمبئی دیکھوں سارا ہندوستان۔ — کرتا ہوں
جاؤں جہاڑی باڑی کہاڑی پی کرتا ڑی ہندستان
دھرتی و سما سب توڑوں پھوڑوں چھوڑوں نہ میں یہ نقش کا دھیان۔ — کرتا ہوں
دیو کو ٹھوکوں جن کو چیکوں پریوں کے سب ہوں کوں مکان
چین نہ وہاں بھی پاؤں تو جوں سان میں جا ہیں شیطان۔ — کرتا ہوں
موت بلا سے میں نہیں ڈرتا موت کا بندہ ہے انسان
یا تو لاؤں نقش سلیمان یا مت جاؤں قبرستان۔ — کرتا ہوں

(ایکزٹ)

پہلا ایکٹ - چوتھا سین

جنگل - پردہ نمبر (۵)

(چند جوگیوں کا یاد خدا کرتے ہوئے نظر آنا قباد کا
دور سے انکو بغور لاحظ فرمانا۔)

پد - دہن زلہ — تال قوالی

طرز۔ "نام تمہارا کیا ہے صاحب اور کہاں سے آئے ہو۔"

سب جوگی

ہر سے دھیان لگا ورے سامین ہر سے دھیان لگا ورے۔ — ہر سے
لکڑی سے تم ہاڑ جلاؤ بال جلاؤ جیسے گھاس،
یاد کی داتا کرکے پوت تم ہردم اگن سلگا ورے۔ — ہر سے
آیا جو دم تو آدم ہے اور آیا نہ دم تو بیدم ہے،
رکھو دم پر تم نہ بھروسا اپنے بچن کو نبھا ورے۔ — ہر سے

ابیات تحت اللفظ

قباد

دنیا سے اٹھ ہو گیا میں تنگ بے شمار — بستی میں چین اور نہ جنگل میں ہے قرار
جی چاہتا ہے جوگی میں ہو جاؤں اب ضرور — جوگی ہوں سے تازمانے کے ان لوگوں ہوں دور
ہیں یاد حق میں ایسے یہ مشغول سب کے سب — گویا کہ کل جہان کو گئے بھول سب کے سب
لیتا ہوں میں بھی نام پر اٹھو خدا کے جوگ — کھوتا ہوں اس بہانے سے دونوں جہان کے سوگ

(قباد کا جوگیوں کے قریب آنا اور جوگ لینے کی آرزو جتانا)

پد - دہن برہنس - تال چاچر

طرز - ،، رام تورے نام کی دھونی رماے - ،،

قباد

گرو مین نے دنیا سے دل کو اُٹھایا   جوگ لینے یہان سائین آیا - گرو
مان باپ بہائی رکہتا نہین مین   اُکتا ہون غم کا ستایا -
دنیا کو دیکہا تو دل مین سمجہا   کہوٹی ہے یہ ساری مایا - گرو

ابیات تحت اللفظ

گرو جی

اے پسر تو جوگ کا دل مین نہ ہرگز دھیان رکہہ   اِس خیالِ خام سے باز آ کے اپنی جان رکہہ
جوگ لیکر دکہہ بہت اے پیارے تُو پائیگا   جو ہوا بے صبر تو اِسمین تو غضب آ جائیگا

لاونی - دہن کالنگڑا - تال قوالی

طرز - ،، بدا خدا بہلا کرے تیرا - ،،

جب تنگ مین جی سے آیا   تب دل کو جہان سے اُٹھایا
دُکہہ درد نے ہے مجہے گہیرا   نہین موت کا ہوتا پہیرا
جب مجکو نہ جینا بہایا   تب دل کو جہان سے اُٹھایا
مین امیر کا ہون فرزند   زر و دولت سے تہا خرسند
سب دوستون مین وہ اُڑایا   تب دل کو جہان سے اُٹھایا
مجہے جوگی گرو جی کر دو   یا زر سے ہے دامن بہر دو
جب سخت فلک نے ستایا   تب دل کو جہان سے اُٹھایا

پد - دہن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز - ،، آپ کا ہے سدا ہم بہلا یا - ،،

گرو جی

کیون ہے تو اتنا اے پیارے مضطر   پائیگا فضل حق سے بہت زر

نیکی سے چاہئے تجکو حشمت — یا بدی کر کے لینی ہے دولت
راضی جسپر ہو وہ تو بیان کر — پائیگا فضل حق سے بہت زر

قباد

کیسے ملتی ہے نیکی سے حشمت — اور بدی سے ملے کیسے دولت

قباد

گروجی

پہلے یہ بھید ظاہر ہو جسپر — پائیگا فضل حق سے بہت زر

چیز - دہن جھنجوٹی - تال کہروا

طرز - ما گرو سانجا سیوا رام دو جا کوئی نہیں رے - ما

گروجی

ہوتا نیکی سے تو راضی بیشک رحمان ہے — پہلے بہت پر وہ آزماوے ہے ہوتا
اوّل نیکوں پر آتی ہے آفت — صابر ہو جو وہی نیک انسان ہے پہلے
اور بدی سے ملے جلد دولت — پر وہ ہوتا پیچھے دوزخی شیطان ہے - پہلے

ابیات تحت اللفظ

قباد

راہ نیکی پر فدا ہوں بس وہی دکھلا دیجئے — گنج بعد از رنج کیسے ملتا ہے فرمائیے
جسپر مین کرتا ہو نگا آفتوں میں ابتلا اگر — دو جہان میں ہوتا ہے نیکی سے انسان سرخرو

چیز - دہن سندہ بہیراں - تال قوالی

طرز - دو یا کرسے بھگوان کہ تجھپر دیا کرسے بھگوان - ما

گروجی

مہر کرے رحمان کہ تجھپر مہر کرے رحمان -
نیکی کا افسون دیتا ہوں تجھکو — پڑہ تو اسے ہر آن ہے کہ تجھپر
(لا تقنطو دنیا -)
نیکی سے خالق ہوگا بہت خوش — پائیگا تو ذی شان ہے کہ تجھپر

اور بدی کا بھی سے تو یہ افسون — کر جو سکے آسان ۔ ——— کہ بجھپر

(دوسرا کاغذ دینا)

دیپی کلکیا ہوگی خوش اس سے — چکا سکیگا سسان ۔ ——— کہ بجھپر

(قباد کا جانا جوگیون کا حمد خدا گانا)

قصیدہ - دہرت بلاول - تال قوالی

طرز "کیا سج دہج سے آئی نویلی دیکھو وہ البیلی ہی —"

سب جوگی

حمد و ثنا مین تیری خدایا سب کی زبان بس قاصر ہے — پوری حقیقت سے کوئی بندہ ہو کہین سکتا ماہر ہے
ذات مقدس ہے تری واحد کوئی نہین ثانی تیرا — شک ہو جسے توحید مین تیری وہ تو یقیناً کافر ہے
دیکھ نہین سکتا ہے تجھے کوئی دیکھتا ہے پر تو سب کو — دونون جہان مین تو تو ہر اک جا ہر گھڑی حاضر ناظر ہے
دیتا ہے جسکو چاہے تو عزت اور جسے چاہے ذلت — نیکی بدی سب ہاتھ ہے تیرے کس پہ نہین تو قادر ہے
شاہ کو کر دے چاہے گدا تو چاہے گدا کو دے شاہی — مردے کو چاہے زندہ کرے تو قدرت تیری کیا ظاہر ہے
ہندو مسلمان گبر نصاری پوجتے ہین سب تجکو ہی — سجدہ کرین گو آگے کسی کے پر وہ تیری ہی خاطر ہے
حمد خدا مین لکھا قصیدہ خوب یہ تو نے اے حافظ — علمی لیاقت گو نہین تجھ مین پھر بھی تو اچھا شاعر ہے

پہلا ایکٹ - پانچوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(انیٹر)

پد - دہرت پرنس - تال چاچر

(طرز — ادا شکر ہو تیرا کیونکر خدایا —)

قیادہ

خدایا کرون کیا مین تری بڑائی — راہ نیکی ہے مجکو بتائی — خدایا

قدرت کا تیری عجائب تماشا — دیتا ہے یہ سب دکھائی

تیرے ہی جلوے کی دو جہان مین — ساری ہے یہ روشنائی — خدایا

حور و ملائک جن و بشر پر — تیری ہے فرمان روائی — خدایا

رزاق و مولا ہے تو سب کا برحق — زیبا ہے تجکو خدائی — خدایا

چاہے جسے بادشاہی تو بخشے — چاہے جسے دے گدائی

ذلت کسی کو دی تو نے صاحب — عزت کسی کی بڑہائی

ہے حکم تیرا ہر شے پہ جاری — کرتے ہین سب جبہ سائی

سب کچھ ہے خالق سزاوار تجکو — برائی کرے یا بھلائی — خدایا

ہون نقش بد کا یارب ستایا — کی حرص نے کج ادائی

او بحقیقت پہ خاک نشین کی — ہرگز ہو گی رسائی — خدایا

(اکیزٹ)

پہلا ایکٹ - چھٹا سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مالیون کا آپس مین باتین کرتے نظر آنا)

سمبہ — تحت اللفظ

پہلا مالی

آتا ہے باغ میں تو کوئی چور بد گہر — بیجاتا ہے وہ روز چرا میوے بےخطر
سوچو تو کوئی اُسکی گرفتاری کا ہنر — آجاے ہاتھ کیسے ہی وہ دزدِ نامور

(دوسرے مالی کا شداد کو آتا ہوا دیکھکر بتانا۔)

دوسرا مالی

آتا ہے سامنے سے کوئی بےخطر چلا
شاید وہی ہو چور یہ دیکھو تو تم بھلا

بیت ۔ تحت اللفظ

تیسرا مالی

چھپ جاؤ جب تو گوشے میں اسے یار وزود تر — دیکھو تو آ کے کرتا ہے یاں کیسا یہ بد گہر

(مالیوں کا گوشے میں چھپ جانا شداد کا آنا۔)

غزل ۔ دھن کلیان ۔ دادرا

طرز ۔ "اندر میں کے عشق سے ہو عشق آسمان میں ۔"

شداد

لاتا مزور ہے مجھے وہ نقش خوب تر — پھرتا ہوں جسکے واسطے حیران دربدر
آ سکے گا ہاتھ نقش سلیمانی کس جگہ — ملتا نہیں ہے کوئی بھی اسکی مجھے خبر
میں جستجو میں اُسکی نہ کوتاہی اب کروں — زحمت ہزار کھینچوں مگر لاؤں ڈھونڈھ کر
کیا خوش نما یہ آیا نظر باغ دلکشا — میوے جا بجا لگے ہوئے کیا خوش ادا اثر
اک میوہ کھاؤں توڑ کے اس باغ سے میں جو — تاہو سہارا کچھ تو سفر ہو کہ کا ضرر

(شداد کا ایک میوہ توڑنا مالیوں کا اُسکو پکڑ کر)

(سر بجزنا ۔)

انگریزی وزن ۔ دھن جھنجوٹی ۔ تال دادرا

طرز "درجاے اے دل ۔"

سب مالی ۔ چلو آؤ آؤ ڈھونڈو سب　　یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

پہلا مالی ۔ بہت دنون سے آتا ہے

دوسرا مالی ۔ میوے چرا کر کھاتا ہے

تیسرا مالی ۔ ہمکو بھی تو ستاتا ہے　　یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

سب مالی ۔ ہان پیٹو پیٹو خوب اسکو　　اب جیتا ہرگز مت چھوڑو

پہلا مالی ۔ گھونسے تما نچے کی لات

دوسرا مالی ۔ اسکے سوا اب کرو نہ بات

تیسرا مالی ۔ پائے سزا اب یہ بدذات　　یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

شہزادہ ۔ ارے ہے ہی کیا یہ کیا مین نے　　کہو کیا ہے تمہارا لیا مین نے

پہلا مالی ۔ چپ چپ موذی مت کر بات

دوسرا مالی ۔ دیکھتے ہو کیا مارو لات

تیسرا مالی ۔ مرجائے تا یہ بدذات　　یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

سب مالی ۔ زندہ نہین تجکو چھوڑینگے　　ہڈی پسلی سب توڑینگے

پہلا مالی ۔ ہاتھ پانون کو مروڑینگے

دوسرا مالی ۔ سرکو تیرے پھوڑینگے

تیسرا مالی ۔ لاکھون ستم کر چھوڑینگے　　یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

شہزادہ ۔ بس بس اب یارو جانے دو　　آرام ذرا تو پانے دو

پہلا مالی ۔ چھوڑو مت اسکو زنہار

دوسرا مالی ۔ مارو لاتین پھر دو چار

تیسرا مالی ۔ جوتون کی دو پھر بھی مار　　یہ ہاتھ لگا ہے چور اب

پہلا ایکٹ ۔ ساتوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(قباد کا ایک گونگی حبشن کو ساتھ لیکر آنا)

شفق

قباد - سلام ہوا تو گونگی سے تجھے کسی نے بد استم کیا تھا، کہ تنہا جنگل میں چھوڑ دیا تھا، اگر میں وہاں نہ آتا، تو مارے بھوک پیاس کے تیرا کام تمام ہو جاتا، (شداد کو دور سے آتا ہوا دیکھکر) ست روست رہ وہ میرا نوکر شداد آتا ہے اس سے تیری شادی کر دونگا خوش ہو

(گونگی کا خوش ہو جانا شداد کا روتا ہوا آنا)

پد - دہن کھماچ - تال دادرا

طرز - ” بھاگو جلد بھاگو رے بھاگو جی میدان میں - “

شداد

مار کیسی کھائی میں نے ہو گیا ہوں نیم دم — اے قباد چھوڑ تجھکو میں اٹھاتا ہوں یہ قسم

قباد

اے غلام کیسا تیرا ہو گیا ہے حال یہ — کس نے مارے جوتیوں سے سر کیا ہے لال یہ

(شداد کا گونگی کو ترچھی نظر سے دیکھ دیکھ خوش ہونا)

شادی تیری اس سے ہوگی دیکھتا ہو تو جسے — لایا اسکو ایک دشت سے ہوں تیرے واسطے

شداد

شادی اپنی کر کے لاؤں میں کہاں سے کھلاؤں اسکو — میں تو آجکل ہوں تنگ ایک ایک دانے کو

قباد

اے غلام شاد ہو تو رنج و غم نکر بہت — اب خدا کے فضل سے ملیگا تجھکو زر بہت

نیکی و بدی کے دیہ افسون ہیں عجیب تر — پاتا اسکے ورد سے بشر ہے بیشمار زر

ٹھمری - دہن کھیات - تال قوالی

(طرز " پانگرواچتر سکھ وا — ")

شداد

کیجیے عنایت مجکو بھی افسون وہ بین سے اک اسے پیار سے اب ۔ کیجیے
تا کہ یہ نوکر ہو وے تو نگر کوئی نہ غم اسے مارے اب ۔
عیش و خوشی مین غلام تیرا عمر ہمیشہ گذارے اب ۔ کیجیے

قباد

نیکی کا خواہان یا کہ بدی پر ہوتا ہے تو آمادہ اب ۔
مین تو ہمیشہ نیکی ہی کا بس نوش کرون گا بادہ اب ۔ کیجیے

شداد

نیکی بدی سے مجکو غرض کیا جلد تو نذر کیجیے اب
جس سے کہ دولت جلد ملے وہی مجکو تو منتر دیجیے اب ۔ کیجیے

ابیات تحت اللفظ

قباد

چاہے دولت چاہے تو افسون بدی کا کر قبول — اور جو صابر ہو تو نیکی سے ہو گا زر حصول

شداد

کیا غرض نیکی سے جب ہو وہ بدقت سودمند — ہے بدی مجکو تو اے آقا بجان و دل پسند

قباد (افسون دیکر)

جب تو نے افسون بدی کا پڑھا ہے تو صبح و شام — ہونگے تابع تیرے سب جن و شیاطین مثل غلام

(سب کا جانا)

پہلا ایکٹ — آٹھوان سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۱۴)

(مہر انگیز کا فکر شوہر مین کوچ پر لیٹی نظر آنا)

غزل - دُہن جھنجوٹی - تال پشتو

طرز - ’’ سچ بوالہوس سے بوالہوس اللہ بس باقی ہوس - ‘‘

مہر انگیز

گل ہے شگفتہ باغ مین لیکن کہان ہے قدردان
بلبل نہ اس گلشن مین ہو نے باغبان پھر قدردان
چمکا ہے گوہر حسن کا پر جوہری کوئی نہین
عالم مین زینت اسکی کیا جسکا نہان ہے قدردان
جوبن تو آیا جوش پر والد مرے ہے حکم کر
نقش سلیمان لائے جو وہ بیگمان ہے قدردان
بھڑکی ہے آتش حسن کی لیکن بجھادے کون ہے
یارب تو جلدی بھیج دے میرا جہان ہے قدردان

(مہر انگیز کا سو جانا پردہ خواب کا پیچھے آنا دو گلدستے
پیشکرو و پریون کا نکل آنا اور مہر انگیز کو خواب دکھانا۔)

غزل - دُہن شہانہ - تال چاچر

طرز - ’’ دہن پر ہین اُنکے گمان کیسے کیسے - ‘‘

پریان

بس اب دور کر دل سے تو رنج و کلفت
اری شاد ہو کھل گئی تیری قسمت
ترا قدردان اک جوان حسین ہے
دکھاتے ہین ہم خواب مین اسکی صورت

(باغ کا پردہ اٹھ جانا اور جنگل مین قباد کا یاد خدا
کرتے نظر آنا۔)

جنگل - پردہ نمبر (۱۵)

نصیب اسکو نقش سلیمانی ہوگا
اسی کے مقدر مین ہے بادشاہت

قباد اسکو کہتے ہین اسے مہر یاری — یہ کرتا ہے جنگل مین حق کی عبادت
اراکین شاہی کو بلوا کے فوراً — بیان اُنسے کر تو یہ ساری حقیقت

(پریون کا غائب ہو جانا مہر انگیز کا بیدار ہو کر گبھرانا۔)

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

ہولی - دہن کافی - تال چاچر

طرز۔ "ہو حفاظت ہماری یہی نوکری ہے تمہاری۔"

مہر انگیز - جان میری بچاؤ - مجھے دلربا کو دکھاؤ - جان
دیکھا ہے اس وقت اک خواب مین نے
کہان اسے وزیرو ہو آؤ

(وزیروں کا دوڑتے آنا۔)

وزرا - حاضر ہین خدمت مین ہم شاہزادی
جو حکم ہو وہ سناؤ نہ اب دیر ہرگز لگاؤ - جان

غزل - دہن بروا - تال پشتو

طرز۔ "بام پر پیارا چھپر کھٹ تما شب مہتاب ہے۔"

مہر انگیز

خواب مین پایا ہے مین نے آج اپنے یار کو — ایسا دیکھا ہے گویا ماہ پُر انوار کو
پھر کرے بلبل نہ ہرگز دید گل کی آرزو — وہ اگر دکھلاوے اپنے پھول سے رخسار کو
روز و شب صحرا مین کرتا ہے وہ حق کی بندگی — کہتے ہین شہری قباد اس غیرت گلزار کو
ڈھونڈھ کر جنگل سے اب لے آؤ اسکو زود تر — مجھسے ہرجی ملادو اس صورت دلدار کو
پاس ہے نقش سلیمانی یہی اُسکے صباحبو — وارث تخت و نگین کر دو اُس مہر وار کو

ہولی - دہن کافی - تال چاچر

طرز ۔ " سہاگن کے دن چار ۔ "

سب وزیر

لاتے ہیں ہم تیرا یار ۔ نکھا غم — اے جہانگیر پیاری ۔ لاتے ہیں
نقش سلیمان جو ہے پاس اُسکے — تو ہوگا وہ تابعدار ۔ نکھا غم

(وزیروں کا جانا)

پہلا ایکٹ ۔ نواں سین

سندر ۔ پردہ نمبر (۳)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا اور در سندر پہ جا جھری سر جھکانا ۔)

غزل ۔ دھن بھیرویں ۔ تال قوالی

طرز ۔ " ہائے لگی کیا چھوڑ جاتے ہیں تو ہو دشمن جان اسے اور ۔ "

شداد

اے مری ماتا دیوی کلکا میری مدد پر آ ایس آن — بیٹھا ہوں ہر دم نام ترا لیتی اور سدا ہی تیرا دھیان
ہیں ترے تابع اے مری ماتا سارے جہاں کی جادوگر — کلوا دھیرا لونا چماری سب ہیں تیرے زیر فرمان
جھپ دیا کر اے مری ماتا کہو دے مرے جی کی پیر — جاؤں میں بل بل تجھ پہ کلکیا کر دے مرے پورے ارمان

(کلکیا دیوی کا یکایک زمین سے نکل آنا ۔)

ٹھمری ۔ دھن بھیر کلیان ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز ۔ " نانھی ہی سپہ دیا کرنا ۔ "

کھلیادہی

ارے حبشی تبا کیا کہتا ہے مری یادنہین کیون تورہتا ہے۔ ارے
ذات سے مرے فیض کا دریا سارے جہان مین بہتا ہے۔ ارے
جلد بیان کر حال تو اپنا رنج و الم کیون سہتا ہے۔ ارے

لاونی - دہن کلیان - تال قوالی

طرز - "ضائع کر و اک کوڑی نہ ہرگز چاہو جو درجہ تونگر کا" -

شداد

اے مری ماتا مہر ہو مجھپر تا نہ رہون اب وقت مین،
رنج و الم کر دور مرے سب مین ہون نہایت آفت مین،
یہ ترا چیرا ہے کئی دن سے اے مری ماتا صحبت مین

جہول

نقش سلیمان پاؤن ماتا نقش سلیمان پاؤن،
نقش سلیمان پاؤن تا مین شہزیان کا ہوجاؤن،
رکھون اسے ہی خدمت مین
پھر تو عمر بسر ہو میری خوب ہی عیش و عشرت مین اے مری

دوغزلہ - دہن بھوپالی - تال پشتو

طرز - "ارے کمبخت تو دیوانہ ہے خبطی ہے وحشی ہے" -

کھلیادہی

ارے احمق نہ دنیا مین کوئی ہوگا ترا ثانی طلب کی چیز نورانی بنا کر شکل شیطانی

شداد حبشی

مری ماتا اٹھائی ہے مصیبت مین نے ہر پشانی لگا دے مہربانی کرکے تو نقش سلیمانی

کھلیادہی

ارے او عقل کے دشمن کیا بکتا ہے بیہودہ لا کرتی ہے سوا ایسی چیز نیکون کو آسانی

شداد

اگر ہون نیک تو تیرا جو بد ہون تو بھی تیرا ہون
ملیگا دے اب کسی کو بھی وہ نقش پاکیزہ ولی

کملیا دیبی

جو ہے اس نقش کا طالب تو کیا سامان جوگی ہے
ملیگا تجکو گورستان میں وہ چھپ سیابانی

غزل ۔ دہن کا لنگڑا ۔ تال چاچر

طرز ۔ "مجھے ابھی بیوفائی کرو ۔"

شداد

مری ماتا کر سیرے او پہ دیا — مجھے نقش دے ست بہانا تھا
نہ وہ نقش دیگی مجھے تو اگر — تو بس آ ہی جائیگی میری قضا
سوا تیرے ہیں کس سے مانگون مراد — کہ ہون جان و دل سے پجاری ترا

شعرخوانی ۔ دہن زلہ جھنجوٹی ۔ تال دادرا

طرز ۔ "ہوسون سکے ہوش اڑتے ہین اڑنے کی شان پر ۔"

کملیا دیبی

نرسنگھ کی قسم ہے ہنومان کی قسم — اور اپنے پیر حضرت شیطان کی قسم
نیکی کا نقش ہے وہ بدی میرا نام ہے — اس نقش کے طلب مین تو نیکی کا کام ہو
لا دے جو کوئی سامنے وہ میرے نقش پاک — ہو جاؤن مین تو دیکھتے ہی اسکو جل کے خاک
اعمال جوگی ہے وہ لے بیاگر کھونگی مین — غافل تری مدد سے نہ ہرگز رہونگی مین
بر لائیگا مراد وہ تیری اک آن مین — شداد کل ضرور توانا ہیں سان مین
جنگل کی شب کو ہوتی ہے اسکے پیان سبھا — مین جاتی ہون تو اس سے ہی پائیگا مدعا

(دیبی کا زمین مین سمانا شداد کا جانا ۔)

پہلا ایکٹ ۔ دسوان سین

باغ شاہی - پردہ نمبر (۴)

(مہر انگیز کا انتظار میں بیقرار نظر آنا۔)

غزل - دُھن زلہ پیلو - تال پشتو

طرز - "نہ جز آئینے کے ثانی ترا کوئی نظر آیا۔"

مہر انگیز

نہ گھبرا اے دل مضطر ترا غمخوار آتا ہے ۔۔۔ ہوا تو جسکا بلبل وہ گل گلزار آتا ہے
بنا ہے چاہ میں جسکی زلیخا سا تو دیوانہ ۔۔۔ وہ رشک یوسف کنعان ترا دلدار آتا ہے
نہ آمادہ ہو دم بھر اے مریض عشق مرنے پر ۔۔۔ مسیحا تیرا دکھلانے تجھے دیدار آتا ہے
مسیحا تیرا آکر تجھکو جان بخشے تو ہے بہتر ۔۔۔ نہیں تو کوئی دم میں غم لئے تلوار آتا ہے
شگون نیک ہے پھڑکی جو بائیں آنکھ اب میری ۔۔۔ دلا ہو شاد بیشک آج ترا یار آتا ہے

(وزیر دن کا شہزادہ کو بعزت لانا)

لاونی - دھن زلہ - تال قوالی

طرز - "کیسے ری الا سنور سے دلبر"

سب وزیر

ملا مطابق ترے پتے کے ہمکو یہ انسان
ہے اسکے حق میں کیا فرمان

کرتا جنگل میں تھا عبادت بیٹھا یہ ذیشان ۔۔۔ ہیں اس میں سارے وہی نشان
نقش سلیمانی تو نہیں یہ رکھتا پر اے جان ۔۔۔ ہیں اس سے ہم سارے حیران
تحت جو سونپیں اسے تو شہ کا ٹوٹیگا پیمان ۔۔۔ یہی ہے اس دم ہمکو دھیان
نقش سلیمانی جو لاوے شاہی کا ہو شایان
ہے اسکے حق میں کیا فرمان

مہرانگیز

یہی تھا دیکھا خواب مین بشکسین تو انسان
اسی کو تم کر دو سلطان
کرونگی شادی مین تو اسی سے ہون اسپر قربان — یہی ہے مجھ کو ہر دم دہیان
اسکو ہو تخت پدر کا میرے تم اس آن — یہی ہے میرا اب فرمان
لائیگا اسکو نقش سلیمانی یہی اسے ذیشان
اسی کو تم کر دو سلطان ٭

غزل ۔ دہن کا نگڑا ۔ تال چاچر

طرز ۔ "فدا جسکے اوپر تری جان ہے"

وزیر اعظم

گیا کس طرف اس گھڑی دہیان ہے — سمجہا یہ نہین تیرا فرمان ہے
جو نقش سلیمانی لائے یہان — وہی بس ہمارا تو سلطان ہے
اسے کسطرح سلطنت سونپ دین — نہین رکہتا نقش سلیمان ہے
نہ توڑینگے ہم اسکو ہرگز کبہی — کیا شہ سے جو عہد و پیمان ہے
یہ نقش سلیمانی لائے جب — ہمارا دار شاہی اسی آن ہے
مگر اسکو فی الحال تو ہی قبول — یہ گو حسن مین رشک غلمان ہے
پدر کی وصیت بدل یاد رکہہ — سنا سب یہی اسکی مری جان ہے

ٹھمری ۔ دہن بروا ۔ تال پنجابی ٹہیکہ

طرز ۔ "اجان جہان مین یہ سنتی ہون آج تری تیاری ہے"

مہرانگیز

عذر ہے ارشاد مین کیا تو نے یہ اسے دستور کیا ——— عذر
اسکو بنا فی الحال تو سلطان لاوے اگر کوئی نقش سلیمان
رہنے نہ دے ہم دونون کو وہ یان سن یہ ہے منظور کیا ——— عذر

سب وزیر

شہزادی اصرار نے تیرے اسکو بہت مجبور کیا ——— شہزادی
حیرا سے اب کرتے ہیں سلطان، تیرا بجا ہم لائینگے فرمان ہے
بھول بجانا مگر وہ پیمان جو تمنے ہے منظور کیا ——— شہزادی

(وزیروں کا جانا)

غزلیات - دھن کالنگڑا - تال دادرا

طرز "ساجن سے کر ہتھا پائی اور دن کے کرم سے"

قباد

فدوی ہے بدل تابع فرمان تمہارا — پر ٹھیک ہے شہزادی نہیں دھیان تمہارا
قسمت میں مری نقش سلیمانی کہاں ہے — دنیا مجھے پیاری نہیں آسان تمہارا
وہ نقش جو لاوے ہوا سے شاہی مبارک — سکھلے گا اسی سے ہے سب ارمان تمہارا

مہرانگیز

اے پیارے ہے اس آن کدھر دھیان تمہارا — حاضر ہے ابھی نقش سلیمان تمہارا
دارو گئی مایوس ہو فضل خدا سے — ہر کام کریگا وہی آسان تمہارا
ملنے کا نہیں غیر کو وہ نقش تو ہرگز — کر سکتا ہے پھر کیا کوئی نقصان تمہارا

ٹھمری - دھن کھماج - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز "پیاری تیرا آج کدھر ہے دھیان"

قباد

شہزادی تیرا آج کدھر ہے دھیان — ایسی ہو نادان — شہزادی
لاوے اگر کوئی نقش سلیمان — ہمکو کرے حیران — شہزادی
ڈھونڈھ کے لاؤں نقش وہ پہلے — تب میں ہوں سلطان — شہزادی

مہرانگیز

خدارا چھوڑ دے جانے کا دھیان — ہونا جدا اک آن — خدارا

نقش تجھے گھر بیٹھے ملے گا ۔ سفت ہو حیران ۔ خدارا
شاد رہون تر سے وصل سے ہر دم ۔ ہے یہ مجھے ارمان ۔ خدارا

(مہرانگیز کا شداد کو بالفت گلے لگانا اور اپنے ساتھ لیجانا ۔)

پہلا ایکٹ - گیارہوان سین

مسان - پردہ نمبر (۷)

(شداد کا جوگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا ۔)

مثنوی - دھن پہاڑی جھنجوٹی - تال چاچر

طرز - " لیا تمنے کیا پیارا نام خدا - "

شداد

دیالو مہا بیر عالیجناب ۔ ہماری تو امید ہر لا شتاب
کھڑا ہے ترا چیرا امید وار ۔ دکھا درشن اپنا اے عالی وقار
اے اسمال جوگی گرو آئیے ۔ مدد اپنے چیرے کی فرمائیے

(اسمال جوگی کا اپنے ڈیرے سے باہر آنا ۔)

چوبولے - دھن کیدارا - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - " راجہ ہون مین قوم کا اندر میرا نام - "

اسمال جوگی

جوگیون کا ہون مین گرو جیتون کا سردار ۔ دنیا کے ہین بیر سب میرے تابعدار

میرا نام اسماں ہے جوگی ہوں ذیشان — رہتے بہت چیلے ہیں سب زیر فرمان
رات کو جنگل کی مرا جگمگاتا ہے یہ سماں — زندہ ہوتے ہیں یہاں مرے ہوئے انسان
لونا چماری کملیا دیبی دیو بھوانی آ میلن — ناچ کے پھیرے رو بہ رو جی میرا سبلا میٹن

(قبر کا یکایک شق ہو جانا اور اُس سے
لونا چماری کا کنگھر ناچتی ہوئی آنا۔)

کہروا ۔ دُھن پیلو ۔ تال کہروا

طرز۔ ”ساڑھے تین پیسے میر مجھلی۔“

لونا چماری

یاد کرتے ہی تیرے میں تو حاضر ہوئی — میں تو حاضر ہوئی میں تو حاضر ہوئی ۔ یاد
یاد مجھے فرمایا تھا جو تو نے اے سردار — حاضر ہے یہ لونا چماری تیری تابعدار ۔ یاد

کہروا ۔ دھن کالنگڑا ۔ تال کہروا

طرز۔ ”مرے بنگلہ مہان۔“ (کملیا دیبی کا یکایک زمین سے نکل آنا)

کملیا دیبی

نہیں گذری گھڑی ، نہیں گذری گھڑی — چیری تری ہے آگے کھڑی ۔۔ نہیں
کملیا دیبی چیری تیری حاضر ہے مہاراج — جو ہے تکّی تیرے لئے میں لائی بلا کر آج ۔ نہیں
مہاگرو اسماں مہیتا تیرے سارے ہیں غلام — اک پل میں جو چاہے تو کرسکتا ہے وہ کام ۔ نہیں

(گرونگی کو سب کی نظر بچا کر ایک جو دکھانا
اور اُسکو قے ہو جانا۔)

منظر ۱۳

شداد ۔ اری شیطان زادی یہ کیا کیا (گرونگی کا آ دولکھایا ہوا چھا دکھانا) تو نے کیا لیا ، لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم ، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

(کئی بھوت کا یکایک زمین سے نکل آنا اور شداد کو گرفتار کر دینا)

انگریزی وزن سوہنی پہاڑی بھنجوٹی - تال دادرا

طرز ،، اب اختر فلک، چمک چمک چمک ،،

سب بہوت

پڑا یہ تو نے کیوں، کیا بڑا ستم — دیا ہمیں الم کرینگے اب نہ ہم کرم — پڑا ہا
سکے گرو تو سر ترا ابھی کریں قلم — تجھے تو کچا کھا ہی جائیں ہوسکے ہم ہم — پڑا ہا

ابیات تحت اللفظ

شداد

گرو جی مری بخش دیجے خطا — خبر تھی نہ مجھ میں انجان تھا
مرے حال پر کیجے اب کرم — نہیں اپنے بندوں پہ زیبا ستم

اسمال جوگی

بھلا بخش دی تیری اتنی خطا — مگر قتل ہوگا جو وہ بھر کسا
مرے ساتھ کھا بیٹھکر یہ طعام — کملیا نے تیرا بتایا ہے کام

(شداد کا چوسے بلی دیکھکر گھبرانا)

شداد (خود بخود)

الٰہی یہ سب کیسا ہے ستم — کہ اب چوسے بلی ہی کھا ئینگے ہم

اسمال جوگی

یہ کیا سوچتا ہے تو اب کھانا کھا — جو ہے تیرا مطلب وہ بر لاؤ نگا

کملیا دیبی

نہیں قدر نعمت جب اسکو حضور — یہ کھانا کھلانا اسے کیا ضرور

اسمال جوگی

ترے جی کی میں آس بر لاؤ نگا — تجھے حلوا بادشاہی دلواؤ نگا
نہ پائیگا نقش سلیمان ولیک — تجھے دوسرا نقش دیتا ہوں ایک

(نقش دینا)

اسے پاس رکھ اپنے تو ہر گھڑی — کٹ دیگی دبی مکھیا [?] بڑی

اسے لیکے دربار شاہی میں جا — اسی کو تو نقش سلیمان بتا

دکھا کر طلسم اسکے سے تاج و تخت — بس اب کھل گئے تیرے شہزاد بخت

پہلا ایکٹ - بارہواں سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(منادی کا ڈھنڈورا پھراتے آنا عام خلایق کا جمع ہو جانا)

ندا - دُھن پرمس [?] - تال دادرا

طرز ” الہام الف سے ہو اللہ ہے بس ایک “

منادی

معلوم کریں سب کہ قباد آج ہوا شاہ — حامی رہے ہر حال میں سلطان کا اللہ

سکینو فقیر و جلوہ ان بٹتی ہے خیرات — لہذا کہ خوشحالی سے ہوتا بسر اوقات

ہو جاؤ گے سب شاد و خرم اور رنج کو مارو — شاہی تجھے اے شاہ مبارک یہ پکارو

(چلا جانا)

پہلا ایکٹ - تیرہواں سین

محل سعدیام [?] - پردہ نمبر (۱۱)

(قباد کا مع مہر انگیز بلباس شاہانہ بالائے بام رونق افروز نظر آنا)

غزلیات - دھن کوسیا - تال پشتو

طرز - "اک پری رو نے ہیں مارا نظارا مدکر منہ"

مہر انگیز

شکل پر اپنی مجھے قربان ہونے دیجئے　　دل کا پورا مدعا اے جان ہونے دیجئے
سخت وقت اور دشواری سے پایا ہے تمہیں　　میری مشکل اب ذرا آسان ہونے دیجئے
چوسنے دو مصحفِ رُخ حسن کے صدقے میں تم　　اپنے دل میں اب مجھے مہمان ہونے دیجئے
ہجر میں ہم تیرے مر کے جیئے ہیں اے صنم　　اب مہیا وصل کا سامان ہونے دیجئے

قباد

میرے دل میں جگہ اے پیاری سمانا چاہیئے　　اور آنکھوں پر مجھے اپنی بٹھانا چاہیئے
ہے قسم مہتاب کی تو ہی سراپا نورِ مہر　　لوحِ دل پر تیرے نقشے کو کھدانا چاہیئے

(دربان کا آنا)

غزل - دھن تلنگ - تال دادرا

طرز - "سنگدل اے شہ نا بالقاب"

دربان

عرض اس وقت یہ غلام کی ہے　　کثرت اب در پہ خاص و عام کی ہے
عام خیرات لینے آئے ہیں　　خاص کو آرزو سلام کی ہے
حکم ہو تو میں در کو کھولوں شتاب　　مرضی کیا شاہ نیکنام کی ہے

ٹھمری - دھن جھنجوٹی - تال دادرا

طرز - "مارے رے تو سے بان ہے"

قباد و مہر انگیز

آئے ہر خاص و عام آئے ہر خاص و عام　　ہوں جمع سب زیرِ بام ۔ آئے

(دربان کا جانا)

مسکینوں کو ہم خیرات اس دم دیں لیکے خالق کا نام — آئے

(خاص و عام کا آنا)

پد - دھن کھماچ - تال دادرا

طرز - "پھاگو چلو بھاگو سارے بھاگو جی - "

قباد و مہرانگیز

آؤ اے غریبو لو یہ صدقۂ الٰہ ہیں زر تو کیا ہے جان بھی دینگے ہم خدا کی راہ میں

(ہندی فقیر کا آگے آنا)

ہندی فقیر

رہنے والا ہند کا ہوں پہلے تھا بڑا امیر ٹیکس دیتے دیتے ہائے ہو گیا میں اب فقیر

(قباد کا اشرفیوں کی تھیلی عطا فرمانا)

شکر اے خدا ترا ہوا اب اپنا خوب کام ہند تک شہا کرو گا جا کے تیرا نیک نام

(ایرانی مغل کا آگے آنا)

ایرانی مغل

خیر اے سلطان بدہ مارا کہ ہستم غریب داشتم دو کار ایں شہرت آمدہ نقصان قریب

(قباد کا اشرفیوں کی تھیلی عطا فرمانا)

تا بہ محشر باد قائم رحم یزدان بر تو باد ایں قدر خیرات دادی شدہ لطفِ سند و شاد

(گجراتی بنئے کا آگے آنا)

گجراتی بنیا

حیات توں چھوں دانشمن ٹری گیو جیہے ڈیگرو مہاری ہالی ناسی گئی نے رہی گیو چھوں ایکھ لو

(قباد کا اشرفیوں کی تھیلی عطا فرمانا)

سُو ساہی جی کرش مرز ملی چھے رکم الیشور تمے راکھے گی راکھی مہاری میں شرم

(ہندوستانی بنئے کا آگے آنا)

ہندوستانی بنیان

جلت کاہون بنیان ہین گیا ہے میرا بیٹا مر — بہاگی میری جورو بہی بگڑ گیا ہے میرا گہر

(قباد کا اشرفیون کی تہیلی عطا فرمانا۔)

اٹہ پائی سے ہو رکم کردن کا ہو دو سری — راسکے ایشور آپ کو اے راجہ جی سدا اسکو

(مرہٹے برہمن کا آگے آنا۔)

مرہٹا برہمن

سے گریب برہمن راج دہن تہی مالان دیا — لیکر وا بے ہو کے راجے تیجا آشیرباد گیا

(قباد کا اشرفیون کی تہیلی عطا فرمانا۔)

کا سے سانگو رام رام انت انت بہیو دان — چہتر پتی ساگل تلا سگلے راجا ہندوستہان

پد - دہن بڑہانس - تال چاچر

طرز - "او اللہ کر جو تیر کیو نکر خدا یا -"

قباد و مہرانگیز

کیا ہے کرم تو نے اپنا خدایا

اک ہم مین بلبل ہے دوسرا گل — دونون کو اک جا بٹہایا - کیا ہے

ہون کس زبان سے ہم تیرے شاکر — یہ روز تو نے دکہایا

بندے ہین تیرے ہم تو ہے مولا — رکہہ فضل کا ہمپہ سایا - کیا ہے

پہلا ایکٹ - چودہوان سین

راستہ - پردہ نمبر (۱)

(شداد کا گونگی کو ساتھ لئے ہوئے آنا۔)

کہروا - دھن زلہ کلیان - تال کہروا

طرز۔ ” صدقے ہوں لیکے بلا میں ہم تری اے نفس ہر دم۔“

شداد

راجا میں بجاؤن ری — تجھے رانی بناؤن۔ راجہ
اسحال جوگی کی مین رہے — تخت یہان کاہاؤں ری۔ تجھے
سیری کالی کو اپری جان — ہیرے تجھے مین کہلاؤں ری۔ تجھے
مین مہارا جا تو مہارانی — کیون نہ مزے اب اٹھاؤن ری۔ تجھے

(ایکزٹ)

پہلا ایکٹ - پندرھوان سین

دربار - پردہ نمبر (۱۰)

(اہل دربار کا منتظر شاہ نظر آنا چوبدار کا داخل ہو کر آمد شاہ سنانا۔)

غزل آمد - دھن زلہ جھنجوٹی تال دادرا

طرز۔ ” ہم ہیں وہ جو یار سے گھبرائے جاتے ہیں۔“

چوبدار

شاہ قباد آتے ہیں تعظیم کیجئے — جھک کے سر جھکا کے تسلیم کیجئے
دریا دلی و عدل میں تمثیل ہے یہ شاہ — کیونکر نہ دست بستہ ہو تکریم کیجئے

(قباد کا مہر انگیز داخل ہو تخت پر جلوس فرمانا
رامشگروں کا مبارکباد گانا)

ٹھمری - دھن کافی - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "سورا سیاں کرے چترائی رے۔"

رامشگران

آج تجکو اے شہ یہ — ہو مبارک تخت و تاج۔ — آج
اے شہ والا تیری رعایا — دے سب خوشی سو علیج۔ — آج
یہ مہر انگیز تجکو مبارک — جس سے ہوا از دواج۔ — آج

(کوتوال کا شداد حبشی اور گونگی کو ساتھ لیکر داخل ہونا)

ابیات تحت اللفظ

کوتوال

اے اہل کار دو بات یہ میری کرو خیال — گو اس سے ہوگا سب کے دلوں پر بہت ملال
مرحوم شہ کی ہتو وصیت کو مانینگے — ہو نقش جسکے پاس اُسے شاہ جانینگے
رکھتا ہے تاج و تخت کی یہ حبشی طمع آس — بتلاتا ہے یہ نقش سلیمانی اپنے پاس

ہولی - دھن کافی - تال چاچر

طرز - "بالاگی کر جوری شیام موسے کھیلو نہ ہوری۔"

مہر انگیز

اب اسکو یاں سے نکالو — ابھی خنجر مار ڈالو۔ — اسکو
چونسا یہ دعوی کرتا ہے موذی — ہو نقش تو آزمالو،
ورنہ کرو قتل اسکو اسی دم — سر سے بلا سبکے ٹالو۔ — ابھی۔

(اہلکارون کا شداد کو پکڑنا اور قتل گاہ مین لیجانے کے لیئے اُسکی مشکین جکڑنا۔)

ٹھمری۔ دہن پیلو۔ تال دادرا

طرز۔" تم بن سیان نکس جیا جاسے رسے۔"

شداد

اُو میری دیبی مین جاتا ہون مارا جاتا ہون مارا مین جاتا ہون مارا۔ اُو
تیری کرامت سے اندہے ہون سب تا مانسے دربار سارا۔ اُو

(ایک ہیبت ناک آواز ہونے سے اہلکارون کا اندہا ہوجانا اور شداد کو عاجزی سے ستانا۔)

غزل۔ دہن پیلو۔ تال دادرا

طرز۔" نہ مین تجکو یہ بیوفا جانتی تہی۔"

سب درباری

گئی ہائے بینائی انکھون کی ساری نہین ہمکو پہچان تہی کچھ تمہاری
خدا اب تمہین سمجھا جائیگا سلطان تمہین ہو مبارک سدا تاجداری
ابہی تخت پر بیٹھئے تاج لیجئے کر دیجئے آنکھین روشن ہماری

بیت۔ تحت اللفظ

شداد

دکہادی ماتا پہر اپنی کرامت ابہی انکی آنکھون مین آئے بصارت

(سب درباریون کی آنکھون کا روشن ہوجانا۔)

غزل۔ دہن جھنجھوٹی۔ تال دادرا

طرز۔" دے سبز سیاہ رو۔"

سب درباری

تخت سے نیچے تو اُترا تیری سبب ہوا خبر تجکو سے ہشیار ہوکر پا اتنا تو سب پہ جبر

مہر سے تو بھی یہ خصال تجھکو کرینگے ہم حلال　　عشق میں اسکے پائمال، ہو گئی تو بھی بدگہر

شداد

ورنہ ہمارا چھینا تھا تخت پہ بیٹھا پھر جفا　　شرم نہیں تجھے ذرا قتل تو ہوگا اب مگر

(شداد کا قباد کو ہاتھ پکڑ کر تخت سے نیچے ڈالنا
اور قتل کیلئے نیام سے تلوار باہر نکالنا، مہرانگیز کا
بیچ میں آجانا اور قباد کو بچانا)

سب درباری

مہر تجھے بتائیں ہم بادشاہ کو تو بنا صنم　　کہا نہیں کی ورنہ رنج و غم شہر سے ہوگی تو بدر

غزل - دُھن پیلو سارنگ - تال دادرا

طرز: ”پیچ پیچ نیلگون گردو غبار سے نہ چھپا“

مہر انگیز

تمہاری اصل ہے کیا مجھے گو جان پھر جائے　　قباد پیارے سے پر دل مرا کہاں پھر جائے
پھروں میں کیا اس سے تو پھر بخت میرا برگشتہ　　نہ حرف بخت خداوندِ لامکان پھر جائے
قسم ہے رب کی نہ میں اس سے ہونگی رو گرداں　　اگرچہ مجھ سے زمین اور آسمان پھر جائے
نہ عندلیب سے برگشتہ گل ہو تو کیا غم　　اگرچہ باغ پھرے یا کہ باغبان پھر جائے

لاونی - دُھن پیلو برہنس تال قوالی

طرز: ”کیا غضب یار مقدر نے مجھے مارا“

قباد

میرے ساتھ اٹھا تو رنج و الم نہ خدا را
رہ اپنے ہی گھر آرام سے اے مہ پارا

مرا نصیب ہوتا اب سن لے اے جانی　　برباد تو کیوں کرتی ہے اپنی جوانی
جنگل میں تجھے تو ہوگی بڑی حیرانی　　پائیگی وہاں نہ تو وقت پہ دانا پانی
مجھے رخصت کر تو خوشی سے میری دل آرا

رہ۱ اسے پنہچے ہی گہر آرام سے اسے مہ پارا

ٹھمری - دہن جھنجھوٹی - تال دادرا

طرز ،، اسے جی سوسے تہین لالسنہ سراُن ،،

مہرانگیز

اسے جی یہ نہ مانونگی مین تو سباتین

بہگئے شاید مجہسے خفا تم چہوڑنے کی ہین یہ گہاتین ۔ ــــ اسے جی

ہجر مین کہیو نکر ہونگے بسر دن کیسے کٹینگی راتین ،

ساتھہ نچہوڑونگی مین تمہارا چاہو تو مارو لاتین ۔ ــــ اسے جی

غزل - دہن زلہ - تال دادرا

طرز ،، جہان کو اٹھاتے ہین سبا یون کہین گہر سے ۔ ،،

قباد

اسے مہر خدا تجہہ سے ہی ہر آن مری جان بیزار نہین تجہسے یہ سچ مان مری جان

مہرانگیز

بیزار نہین ہے تو مجہے ساتہہ رکہہ اپنے مرجاؤنگی بے تیرے یقین جان مری جان

قباد

کیون سہتی ہے اسے پیاری مری دشت کی ایذا تو ہو نہ مرے واسطے حیران مری جان

مہرانگیز

بے تیرے ہے جنت مجہے دوزخ سے بہی بدتر تو ہو تو جہنم ہے گلستان مری جان

قباد

جو مرضی یہی ہے تو چلو اسے مری پیاری بہٹکینگی اب افسوس بیابان مری جان

انگریزی وزن - دہن سندہڑا - تال دادرا

طرز۔ اے شمس و عزیز بیٹے خوش خصال کے ۔

شداد

فی الفور ان کو شہر سے میرے نکال دو ۔۔۔ کچھ بھی نہ تم سنو اب انکی قیل و قال
دو دن بلاؤں کو اب نہ دو تر سے ٹال دو ۔۔۔ لائیں نہ تا کوئی سر اپنے یہ وبال
لیجانے پائیں سے تم انکو نہ کوئی مال دو ۔۔۔ پوشاکیں شاہی بھی ان کی اُتار و حال
جھگڑا اچھا ہیں تو زندان میں انکو ڈال دو ۔۔۔ چھوٹیں نہ پھر کبھی ہر گز یہ بد خصال

(اہلکاروں کا قباد و مہر انگیز کو گرفتار کرنا)

ابیات تحت اللفظ

قباد

حیف اے موذی نفس تجھ میں وفا کا تو ہی نام ۔۔۔ اپنے صاحب کا نہ کچھ پاس کیا تو نے غلام
بیگمان حرص و ہوس نے تجھے مارا ظالم ۔۔۔ رہ تجھ سے مجھے اک بار اُٹھا را ظالم
زر کے باعث تو مجھے شہر بدر کرتا ہے ۔۔۔ رل گئی شاہی تو پھر زیر و زبر کرتا ہے
غیر کیا کام بھلا تیری ریاست سے مجھے ۔۔۔ اب تو ہر گز نہیں مطلب تری دولت سے مجھے
ہاں یہ کہتا ہوں کہ کیجیے عدل و انصاف ۔۔۔ رکھنا تو اپنی رعیت پہ ہمیشہ الطاف
تو اگر عدل کریگا تجھے بخشے گا خدا ۔۔۔ ورنہ تو پائیگا دن حشر کے دوزخ میں سزا
اب تو اس شہر سے ہم لیتے ہیں جنگل کی راہ ۔۔۔ ہمیں اس حرص زمانہ سے بچائے اللہ
در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں ۔۔۔ رخصت اے اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

(قباد و مہر انگیز کا جانا سب کا حیرت میں آنا۔)

پہلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا ۔

دوسرا ایکٹ - پہلا سین

سین - پربت کا منظر (۳)

(شداد کا گوگی کو ساتھ لیئے ہوئے آنا)

غزل - دھن زلہ جھنجوٹی - تال دادرا

طرز ۔۔ دل کو ہمارے عشق بت دلربا سے ہے ۔۔۔

شداد

اسمال جوگی کی جو عنایت سدا رہے — کیونکر پھر آکے تخت نہ میرا سوار ہے
میں ہوں بڑی پہ نیکی پہ پھر و قیاد ہیں — مجھکو ہمیشہ عیش اور اُنپر جفا رہے
کہتے ہیں بد کا ہوگا قیامت میں حال بد — دیکھا ہے کتنے حشر ابھی تو ہزار ہے
گو حشر میں بہشت ملیگی مجھے نہیں — دنیا میں میں بنالوں تو ارمان کیا رہے
میری مدد کو دیبی کلکیا تو جلد آ — دکھ درد تا کہ میرا نہ باقی ذرا رہے

(کلکیا دیبی کا یکایک زمین سے نمودار ہونا۔)

ابیات تحت اللفظ

کلکیا دیبی

اے بنی آدم کیا ہے یاد کیوں تو نے مجھے — کون سی مشکل نے آکر آن وہاں گھیرا ہے تجھے

حال سب کہہ دیا تیرا کر و سے صاف تو مجھ سے بیان ہو جو دل میں آرزو تیرے وہ کر فوراً عیاں

مسدس تحت اللفظ

شداد

اے مری ماتا یہ تجھ سے عرض کرتا ہے غلام پائینگے جنت قیامت میں جو یاں ہیں نیکنام
مجھکو بہتیرا ہے سو برس سے ہی مگر ہر وقت کام اس سے جنت میں مرے اوپر ہوگئی بالکل حرام
اس لئے تو اک بہشت اب جلد یاں تیار کر
تاکہ یہ خادم ترا اس میں رہے شام و سحر

ابیات تحت اللفظ

کلیا دیبی

تیرا یہ ارمان بھی اے شداد پورا ہوئے گا پر بہت سے نیک انسانوں کی جانیں جائیں گی
عکس جنت بنا دینگے ہمارے بھوت پر خون ایک انسان کا تو پر روزانہ گی
ایک عورت پاکدامن تو کہیں سے ڈھونڈ لا وہ پر جنت کے اسے جو وہ کرنا ہے پہلا
خون جب اس نازنیں کا بھوتوں کو پلوائیگا اس گھڑی تیرے لئے جنت کا در کھل جائیگا
پھر قبل اسکے تو داخل اسمیں ہونا زینہار ورنہ بھوتوں کا اسی دم لقمہ ہو جائیگا
(دیبی کا غائب ہو جانا شداد کا زن پاکدامن کی بابت فکر میں آنا۔)

ٹھمری - دھن بلاول - تال قوالی

طرز - "ایک پری نے مارا مجھکو ایک پری نے مارا"

شداد

ہے مجھکو حیرانی عورت ایسی کہاں سے لاؤں پچھتاؤنگا کیسے عفیفہ کوئی کہیں جو پاؤں
بھوتوں کو ایک مرد کا خون تو آسانی سے دونگا ورنہ ڈھونڈنے سے پاعفت عورت تا کہ میں جاؤں
(دروگی کا اشارے سے وزیر کو پاکدامن بتانا۔)

کہروا - دھن پیلو - تال کہروا

طرز۔ "میں تو بیاہی تھی گبرو جوان۔"

شداد

بیشک ایسی ہے وہ نکنام — مہرانگیز ہے ہمیرا کام ۔ بیشک
جاتا ہوں میں جستجو میں اوس کی — جہان ہوئیگی وہ دلارام ۔ بیشک
سوتوں کو خون پلاؤں گا اس کا — نہوگی جو وہ مجھسے رام ۔ بیشک

(شداد کا کٹنی کو ساتھ لیکر جانا ۔)

دوسرا ایکٹ - دوسرا سین

جنگل - پردہ نمبر (۵)

(قباد و مہرانگیز کا بحال پریشان آنا ۔)

غزل - دہن سارنگ تال پہلوی ٹہیکہ

طرز۔ "ست نواب ظلم بہر بیتابی ستاتا ہے۔"

قباد

ہوا وہ جو مقدر میں لکھا تھا اے مری پیاری — مصیبت کا کریں ہم کس سے شکوہ اے مری پیاری
کہا تھا میں نے یہ اول نہ تو ہمراہ میرے چل — ہوئی اب ضد سے تو بیکل کروں کیا آ مری پیاری
نہ اتنی بیقراری کر ذرا رکھہ صبر بھی دلبر — کروں جان صدقے میں تجھپر نہ گھبرا آ مری پیاری

ٹھمری - دھن کھماچ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "درشن بن انکھیان ترس رہین -"

مہر انگیز

بات ایسی نہ ہرگز منہ سے کہو — مت میرے لئے تم رنج سہو - بات
صدقے ہو مین تمپر مر جاؤن — پر تم پیارے جیتے رہو --- بات

(قباد کا مہر انگیز کو ایک ہرن دور دکہانا -)

غزلیات - دھن بہوپالی - تال دادرا

طرز - "جب سے بچھڑا مرا پیرو گو -"

قباد

اک ہرن آیا وہ نظر جانی — دیکھو ہے فربہ کس قدر جانی
مین شکار اسکا اب کرون جا کر — دو اجازت اگر جانی
کہانا ہمکو نہین نصیب ہوا — بہوک کے دو دن گئے گذر جانی

مہر انگیز

جاؤ مجکو نہ چہوڑ کر جانی — یہ تو ہے دشت پر خطر جانی
دل مین سوچو تو شل انسان کیا — جان نہین رکہتے جانور جانی
جان حیوان کی لینے دینگے نہ ہم — بہوک سے جاوین گو گذر جانی

(باہر سے آواز آنا -)

منظر ۱ مقفیٰ

غیبی آواز - بہاگو رے بہاگو شیر آیا بہاگو -

قباد - (مہر انگیز سے) مین شیر کے دیکہنے کو جاتا ہون تم یہین ٹھرو -

(قباد کا ایک طرف کو جانا دوسری طرف سے

شیر کا آنا اوسکو دیکھکر مہرانگیز کا غش کھانا شیر کا دوڑتا
چلا جانا شداد کا آنا اور مہرانگیز کو بیہوش دیکھکر
پچھتانا)

شداد — افسوس یہ تو مہرانگیز مردہ پڑی ہے۔ (مہرانگیز کا ہوش مین آنا۔) ارے
یہ تو مری نہین میری قسمت سبت بڑی ہے، اب مین ایک گوشے مین
چھپ جاؤن تاکہ اسکے یہان تنہا پڑے ہونے کا کچھ بھید پاؤن۔
(شداد کا چھپ جانا مہرانگیز کا فناد کو چارون طرف
دیکھکر نیاں نا۔)

ٹھمری۔ دھن بلاول۔ تال قوالی

طرز۔ "آؤ پیم آؤ پیم — "

مہرانگیز

موت کی چھپ ہوئی ہے جو بیری — والی مددگر میری،
مجکو آس فقط ہے تیری — والی مددگر میری۔ — موت
جسکی خاطر نکلی مین گھر سے — چھٹ گیا وہ بھی مقدر سے
ہے اسکے نہین مجھ سے مین ویری۔ — والی مددگر میری۔ — موت
(شداد کا مہرانگیز کے پاس آنا اور اسکو عشق جتانا)

غزل۔ دھن سارنگ۔ تال دادرا

طرز۔ "افسوس تو سے دلبن یہ کیا بات سمائی — "

شداد

شہزادی مصیبت عبث تو نے اٹھائی — مین قید الم سے تجھے دیتا ہون رہائی
سکین سے قباد اسپہ فدا کیون ہوئی نادان — تو مجھپہ ہو مائل کہ اسی مین ہے بھلائی

ماسنے جو مری عرض تو لیجا دن تجھے گھر　　پھر تخت ترا تاج ترا تیری دو ہائی

غزل - دہن جوگیا اساوری - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "خدایا تنگ آگئی ہوں ستم اب سہہ نہیں سکتا -"

مہر انگیز

مجھے کیا کام شاہی سے ہے ویرانہ وطن میرا　　مرونگی تو غبار راہ بس ہوگا کفن میرا
فقیر عشق ہوں میں سلطنت پر تیری تھوکوں کب　　نہیں محتاج ہوں زر کی ملے جو سیمتن میرا
رہی ثابت قدم راہ محبت میں تو ہونگی خوش　　ابھی تو امتحان کرتا ہے یہ چرخ کہن میرا
خدا کیواسطے رکھہ دور کالی صورت اپنی تو　　نہیں تو خاک میں ملجائیگا نازک بدن میرا

دادرا - دہن کھماچ - تال دادرا

طرز - "آج کانہا مورہ لینی بانسری بجائی کے -"

شداد

پیاری میں تجھے کبھی اب نہیں ستاؤں گا　　اب نہیں ستاؤنگا چین میں بٹھاؤنگا - پیاری
مانگی جو تو بات میری جانی　　محل میں بٹھا کے تجھے رانی میں بناؤنگا - پیاری

مہر انگیز

حشر تک بھی میں نہ تیرے دام میں آؤنگی　　دام میں آؤنگی رنج و غم اٹھاؤنگی - حشر
دلبر سے میرا شداد مجھے بچھڑا　　جستجو میں اسکی سو جان کا گنواؤنگی - حشر

ٹھمری - دہن دیس - تال کہروا

طرز - "جا سے سیاں مارڈالو یاری کروں گی -"

شداد

اٹھو میرا کہنا اسے پیاری میری مان سے　　پیاری میری مان سے جلد اری میری مان سے

پوشاک شاہی تجھکو پہناؤن   دل سے تو اپنے غمخواری میری مان سے

ترانہ - دُھن زلہ - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "اے سہراسیان کہان ہوگا بدنصیب" -

مہرانگیز

ہاتھ اپنا رکھہ مجھسے دور — پرے ہو
بیچ پاؤن جی سے جاؤن چھوا چھوا
ذرا جو تو نے مجکو
شیطان تو مجھے کیون چھیڑتا ہے
کر تو ذرا خوف خدا خوف خدا ۔ ———— ہاتھ اپنا ۔
شوہر تو ہے قباد میرا اُسپر ہون قربان
چھوڑونگی نہین اُسکو مین گو جاوے میری جان ۔ ———— ہاتھ اپنا

دادرا - دُھن زلہ کھماج - تال دادرا

طرز - "ہوگی جی جلدی دوا ہے جو درد" -

شداد

مری جان مان کہا مان کہا   ورنہ تجھے دونگا سزا ———— مری جان
جانے نہین دونگا تجھے جان سے بس آج   گھر کو اپنے چل ابھی تو پہناؤنگا تاج ۔ —— مری جان

(قباد کا آنا)

ابیات - تحت اللفظ

قباد

ارے چھوڑ ہاتھ اسکا تو مان بات   ستم اسپہ کرتا ہے کیون بد صفات
اگر ایک اُنگلی سے اس کو چھُوا   تو بس جان سے اپنی آئی قضا

کرون سینہ خنجر سے تیرا فگار　　ابھی دور ہو ورنہ اسے نابکار

شداد

سبھے ہارنے آیا او بے حیا　　سمجھ پھر تو سایہ سا پیر کا
کرون تجھکو بیہوش مین سحر سے　　اڑادون فرے خوب پھر مہر سے

(قباد کا شداد کے سحر کرنے سے غش کہا کر گر جانا
شداد کا مہر انگیز کو دھمکانا۔)

مرے ساتھ چل جلد اے بدخصال　　یہی ورنہ اب ہوگا تیرا بھی حال

(شداد کا مہر انگیز کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹنا اور مہر انگیز کا
قباد کو لپٹ کے رونا پیٹنا۔)

گری - دھن برہنس - تال چاچر

طرز۔" چلنا بہرت موری جلی رے ٹھگیا۔"

مہر انگیز

جینے کی مطلق نہین آس مجکو　　کر قتل اسے ناپاک اب ۔ جینے کی
چھوٹا مرا جب کہ دلبر ہے مجسے　　جینے پہ میرے خاک اب ۔
دوڑو مدد کو مرے پیارے ورنہ　　یہ لیچلا ناپاک اب　جینے کی

(شداد کا مہر انگیز کو گھسیٹ لیجانا قباد کا ہوش مین آنا۔)

لاونی - دھن کالنگڑا - تال قوالی

طرز۔" گھر سے گئی میری پیاری۔"

قباد

شداد ہو تو تڑا نی　　افسوس مہر دل جانی

اشعار

مجھے چھوڑ البسمل نیمجان کہاں دل کو پہلو سے لیگیا　　یہ ستم یہ ظلم و جفا یہ غم سہون کس طرح سے مین اے خدا

مجھے میری پیاری سے دو گھڑی ملا نہیں قبر میں بھیج تو اب سلا — مجھے اپنے طالع خفتہ سے یہی بار بار گلا رہا
بڑی بات نہ تو نے مانی — افسوس مہر دل جانی

(قباد کا جانا۔)

دوسرا ایکٹ - تیسرا سین

در بہشت شداد - پردہ نمبر (۶)

(در بہشت پر ایک کٹہرے مین قیدی کا گریہ و زاری کرتے اور گونگی کا اسکی محافظ نظر آنا۔)

غزل - دھن پیلو - تال چاچر

طرز۔۔ "اگر یون ہی دل کو ستاتی رہیگی۔۔"

قیدی

ارے شاہ ظالم یہ کیسی جفا ہے — ذرا بھی نہین تجکو خوف خدا ہے
ستاتے ہو کیون دشمنی سے بشر کو — کہ بہوتون کا تو گویا آشنا ہے
سدا خون کرتا ہے تو اک بشر کا — ستمگر نہین رحم تجکو ذرا ہے

ابیات تحت اللفظ

(شداد کا مہر انگیز کو پکڑے ہوئے لانا)

شداد

پکڑ لایا ای گونگی مین تو اسے — نگہبانی دیتا ہون اسکی تجھے

(بہوتون کی آواز آنا۔)

بہوت (غائبانہ)

ہوا وقت صدقے کا اسے بے خبر ہماری غذا دے ہمیں زود تر

شداد

ہشت بارہ بجنے میں ہیں پانچ کم پلاتے ہیں اس قیدی کا خون ہم
اری گونگی بی الغفور گھنٹا بجا کہ اب ٹھیک صدقے کا وقت آگیا

(گونگی کا گھنٹا بجانا ہوتون کا یکایک زمین سے نکل آنا اور قیدی کا خون پی جانا شداد کا مہر انگیز کو (دھمکانا)

دو غزلہ - دھن زلہ کھاچ - تال قوالی

طرز - "اے صاحبان عالیہ یہ سن لو اک نصیحت ..."

شداد

جو نہ مانے کہنا تو پھر یہی تیرا حال ہوگا یہ در بہشت سارا ترے خون سے لال ہوگا

مہر انگیز

مجھے مار کر تو ظالم نہ کبھی نہال ہوگا بری حالتوں سے آخر ترا انتقال ہوگا

شداد

ترے تن میں جان ہے جبتک ترے خوب لوٹونگا میں تجھے حشر تک لحد میں حسد و ملال ہوگا

مہر انگیز

کسی بیگناہ کو تو نہ تیغ کر نہ ظالم ترے سر پہ آخرش کیا نہیں کچھ وبال ہوگا

شداد

نہ سنونگا حیلے تیرے مجھے تو قبول کرلے نہیں کل یہاں پہ بکھرا ترا بال بال ہوگا

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز - "افسوس ترے دل میں یہ کیا بات سمائی -"

مہر انگیز

کس طور سے منہ حق کو دکھائیگا ستمگر بیشک تو جہنم ہی میں جائے گا ستمگر

میرا عمر چوٹ کا تو خون کرتا ہے ظالم — کیا اسکی سزا تو نہیں پاوے گا ستمگر
محشر مین دکھائیگا خدا کو ارے کیا منہ — جب روبرو اسکے وہ بلاوے گا ستمگر

ابیات - تحت اللفظ

شداد

آرام و عیش ہو سبھی دنیا مین اب حصول — دیکھا ہے کیسے حشر ہو مین ہونگا دل ملول
کہتا ہون تجھسے ہی پرستش اب ہو میری جان — تجھپر فدا گذاروں گا مین ورنہ بیگمان

ٹھمری - دہن دیس - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "چھوڑ دے ذکر کی بات - -"

مہر انگیز

مت کر ایسی بات ستمگر مت کر ایسی بات — خوف خدا کا کر کہہ تو دل مین حشر سے ڈر بد ذات
پہلی اپنا دل مین جسکو - ہون اسپر ہی نثار — جلدی ہو پہنچون پاس مین اسکے - مجکو شتابی مار

ابیات - تحت اللفظ

شداو

نہین سنو تجھے میرے کہنے پہ دھیان — بہت کر سکے وق مین تری تو کما غیان
ہٹیلی سمجھ دیکھ پچھتاوے گی — ابھی لقمہ بھوتون کا ہو جاوے گی
(دگو نگی سے)
مین ہو آدون باہر اسے دیکھ تو — کہین بھاگ جاوے نہ یہ زشت خو
(شداو کا جانا مہر انگیز کا غم تیاد مین آنسو بہانا)

غزل - دہن مانڈ - تال دادرا

طرز - "جمشید کا تو جام فقط تھا جہان نما - -"

مہر انگیز

دنیا میں زندگی کا مزا اب رہا نہیں — جیتی تھی جسکے واسطے وہ دلربا نہیں

جیتی رہی میں لیگیا نہ تیر اجل سے مجھے — افسوس کیوں ہوئی میں شکار قضا نہیں

آرام سے زمین کے شکم میں تو سو گیا — کم ہوتی اب بھی چرخ کی مجھ پر جفا نہیں

لے میں بھی تیرے پاس اب آتی ہوں اے صنم — کیسے تری جدائی میں کاٹوں گا چین

(مہرانگیز کا خودکشی کے لئے خنجر اُٹھانا گونگی کا ناگہ آنا)

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

جنگل - پردہ نمبر (۵)

(قباد کا فراق مہرانگیز میں بیقرار آنا)

غزل - دھن بلاول - تال دادرا

طرز ... اُس کو تلاش کر کے لا ستمگری جان نکل نکل ...

قباد

اے مری پیاری دلربا اب ترا ہوگا حال کیا — تجھکو وہ موذی بھیا دیگا نہیں ملال کیا

تو نے جو مہر و وفا میرے لئے سہی جفا — اسکی تجھے نہیں جزا دیگا وہ ذوالجلال کیا

ناچہر کا تیرے کھیل کیسے سہوں غم و محن — بے ترے غیرت چمن ہونگا میں اب نڈھال کیا

کیوں نہ دھر دوں مہرباں گلے پہ سات تاروں کے تن — آخر کار ایک دن ہوگا نہ انتقال کیا

(قباد کا بارادہ خودکشی خنجر اُٹھانا ایک فرشتے کا

(یکایک نمودار ہوکر فرشتے کا آنا -)

ٹھمری - موہن سہاگ - تال دادرا

دھرنہ ۔۔ آشو واسیہ سنتے اٹھو سندر آشو سہ

فرشتہ

نہ گھبرا اے بشر مصیبت بہت پائی یہاں
خدا آج تجھ پر ہوا مہربان
یہ نقش سلیمانی ہے اے بشر
کرو اس جہاں میں سبھی وہ کام کر

(نقش دینا)

ستم کرتا ہے حبشی بد صفات
چھڑا مہر کو اس سے تو یکذات
جہنم میں شداد کل جائے گا
کلاہ شہی اسکی تو پائے گا
ہمیشہ سے تیرا حافظ خدا
ترے حق میں ہے بس یہ میری دعا

(فرشتے کا زمین میں سمانا قباد کا نقش سلیمانی لیکر جانا -)

دوسرا ایکٹ - پانچواں سین

دربہشت شداد - پردہ نمبر (۶)

(مہر انگیز کا گریہ و زاری کرتے ہوئے نظر آنا -)

غزل - موہن جوگیا اساوری تال دادرا

طرز۔ "میں حمد سے غافل نہیں اک آن خدایا۔"

مہر انگیز

یارب کوئی دنیا میں نہیں یار ہمارا — بجز تیرے سوا کون مددگار ہمارا
ہم بیکس و بےبس کا بھلا کون ہو مونس — جز تیرے نہیں کوئی بھی غمخوار ہمارا
اب وصل ہو اس یار کا یا موت ہی آئے — جینا تو جدائی میں ہے بیکار ہمارا
رکھ اسکو تر و تازہ ہمیشہ تو خدایا — پژمردہ نہ ہووے گل گلزار ہمارا

(شداد کا آنا اور مہر انگیز کو ستانا۔)

ٹھمری دھن جھنجوٹی۔ تال قوالی

طرز۔ "تجکو پانی کے اندر کا رہنا کیسے بھایا ہے۔"

شداد

چھیڑ چھاڑ سے میں ہو جاؤں پیاری کہنا میرا مان
شوہر تو اپنا مجکو بنا لے ——— چھیڑ
شکل پہ تیری دل سے فدا ہوں
مجکو چھاتی سے لپٹا لے ان ان میری جان
میں تیرا دیوانہ ہوں تو ہے میری دیوانی ——— چھیڑ

ٹھمری۔ دھن زلہ۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز۔ "اک چتر نار کرکے سنگھار۔"

مہر انگیز

بس خبردار، اے ظلم شعار، کر مجکو نہ خوار مت ہو بدکار، یہی عرض مری یہ بار بار۔ — بس
کر خوف خدا، اب دل میں ذرا، بیکس پہ جفا مت رکھ تو روا — ہے عرض مری
یہ بار بار۔ ——— بس

دوغزلہ - دُھن کھماچ - تال چاچر

طرز - "بجومی ذرا پترا کھول پیارے"

شداد

اری ہوش کر اپنے اب بھی ٹھکانے کہاں سیر اتنہ تبلا بہانے

مہر انگیز

ارے موذی راندہ ہے تجھکو خدا نے کو ما ہیترا شیطان ملعون یا سے

شداد

نہ تو بدزبانی سے باز آئی اتبک لگی پھر مجھے سخت باتیں سُنانے

مہر انگیز

بدون کا ہے تو یار نیکون کا دشمن تجھے کون شیطان سے بدتر بنانے

شداد

تجھے مروے کی جا گھر سے میں کھون کر تا ہوں آ میں ابھی تجھکو کہانے

(شداد کا مروے کو باہر کرنے کے لئے گھر سے میں داخل ہونا -)

مہر انگیز

خدا جلد غارت کرے تجھکو ظالم لگا تو ستم یگیا ہون پھوڑا سے

(گھونگی کا گمشا بجانا ہیوتون کا ایکا کم سے نو وارہ ہوکر خون شداد پی جانا شداد کا جہنم داخل ہونا تمیاد کا مع نقش سلیمانی داخل ہونا -)

مثنوی - دُھن مالکوس - تال چاچر

طرز - "ارے کون ہے تو بتا اپنا نام - - "

قباد

اراکین شاہی کرو تم ہراس — یہ نقش سلیمانی ہے میرے پاس
(نقش دکھانا۔)

جو چاہوں تو سب کو سلاؤں میں خواب — دیا اور ہی کوئی ڈھاؤں غضب
کرامات اسکی تم دیکھو ذرا — یہ دیوار ہوتی ہے کیسی فنا

(نقش سلیمانی لگانے سے شدادی بہشت کا یکایک نابود ہو جانا اور ایک باغ میں تخت شاہی لگا ہوا نظر آنا قباد و مہر انگیز کا بغلگیر ہونا درباریوں کا عاجزی سے رونا۔)

باغ — پردہ نمبر (۹)

مثنوی — دُھن پیلو — تال چاچر

طرز — سکھیوں کیا ونک کا سالا ہوں میں ۔۔

سب درباری

شہا ہم سے بیشک ہوا تھا قصور — خطا بخش دیجئے ہماری حضور
نہیں آپ کو ہم نے پہچانا تھا — اسی سے غرضی کو شہ مانا تھا
مبارک ہو یہ آپکو تخت و تاج — کھلیں ہم غریبوں کے بھی بخت آج

(قباد کا مہر انگیز تخت پر جلوس فرمانا اور دونوں کا باہمگر اپنی اپنی سرگذشت جدائی سُنانا۔)

غزل — دھن زلہ پیلو — تال پنجابی ٹھیکہ

طرز — "کیوں دل جلوں کے لب پہ پھر آہ و فغاں نہو" —

جہر انگیز

ایسا ہے جو آ اوستند و نون تو گمان ہے سو — نہیں سے تے تمہارے سے پھر ہیں کیا کیا تم سے

رہے گزری رونشیپ رو رہے پھر ہیں — آنکھوں سے اشک سے پھر گزری سوالات ہے

(ایک دور اور سے)

وہ اری نشوری ہے تو نہ لیں گے کیا دام — لاؤ وہ نقش کون ذرا یہ کو لی سے

بھنگر آر ر پولی چوری میں آج شاد — بار سب اشارہ میں ریج دا الم اسب زم گئے

ہے سے ... مشیر سے سب عمر دو سبر — گزریں یا نہیں میں دن او تیرا تون میں گئے

غزل — دھن ترلیر ہش — تال پشتو

طرز — "پھر سے او دیا تو گمان ہے" —

تیاو

حری دلبر تو اب پر شاد و خرم — پیا رہے اسپہ دل کہ گذشت و غم

سبا لی میں تری با کوت سے سیج — تصور تیرا ری رہتا تھا ہر دم

نبا سب نقش ہے پر جان دار گہہ — بری حسنت اسکو لاسکے ہمزہ دم

کروں تعریف اسکی کس زبان سے — کہوں ہما ستین ہا اسکے ہو کم

تم کا ستی سب پیر کا گر سے پا رب — تمہا سکیسے نو میرا ہو ہمدم

(سب کو خوش ہو کر مبارک باد گانا —)

غزل — دھن اڈانا — تال چاچر

طرز — "عل کرو شاد نے ہمارا ب" —

سب

نیکی کے گلشن میں آئی بہار اب — بدکار سب ہوگئے خوار و زار اب
نیکی کا غنچہ ہوا ہے شگفتہ — کرتے ہیں بلبل چمن میں پکار اب
پہ تخت شاہی مبارک ہو تمکو — دل ہم کریں اپنے تم پر نثار اب
نیکی کا انجام ہے نیک بیشک — انجام بد کا بھی بد دیکھا یار اب

(کھیل کا اختتام پانا اور ڈراپ سین کا گرایا جانا۔)

اشتہار